

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا
 الْمَلِئِكَةُ أَوْ نُرَى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا
 عُتُوًّا كَبِيرًا ۚ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَ
 يَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ۗ وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
 فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ۗ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
 وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۗ وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّمَاوَاتُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ
 تَنْزِيلًا ۗ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ ۗ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى
 الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۗ وَيَوْمَ يَعِضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ
 يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۗ يُؤْيَلِي لِي لَيْتَنِي لَمْ
 أَخَذُ فُلَانًا خَلِيلًا ۗ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ
 وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۗ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ
 إِنِّي قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۗ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ
 نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۗ
 وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً
 وَاحِدَةً ۗ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۗ

21) ان کافروں نے کہا جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور نہ وہ ہمارے عذاب سے ڈرتے ہیں کہ اللہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارتا جو ہمیں محمد (ﷺ) کی سپاہی کی خبر دیں یا ہم اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جو ہمیں اس بارے میں بتائے؟ یقیناً ان لوگوں کے دلوں میں تکبر و غرور بہت بڑھ چکا ہے حتیٰ کہ اس نے انھیں ایمان سے روک دیا ہے اور وہ اپنی اس بات میں کفر و سرکشی کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں۔

22) جس دن کافر اپنی موت کے وقت، برزخ میں اور اپنے قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت، اسی طرح جب انھیں حساب کے لیے ہانک کر لے جایا جائے گا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے، فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو ان مذکورہ مقامات پر ان کے لیے مومنوں کے برعکس کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور فرشتے ان سے کہیں گے: تمہارے لیے خوشخبری اللہ کی طرف سے قطعی حرام کر دی گئی ہے اور تم محروم ہی محروم ہو۔

23) ہم کافروں کے ان خیر اور بھلائی کے کاموں کی طرف متوجہ ہوں گے جو انھوں نے دنیا میں کیے تو انھیں ان کے کفر کی وجہ سے اس غبار کی طرح باطل اور بے فائدہ کر دیں گے جسے کسی روشندان سے سورج کی شعاعیں پڑنے پر دیکھنے والا دیکھتا ہے۔

24) جنتی مومن اس دن کافروں کے مقابلے میں اعلیٰ ٹھکانے پر اور اس سے عمدہ اور راحت والے مقام پر ہوں گے جس میں وہ دنیا میں دو پہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ انھیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور نیک اعمال کی وجہ سے ملے گا۔

25) اور اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب آسمان سفید باریک بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے بہت کثرت سے لگا تار میدانِ محشر میں اتارے جائیں گے۔

26) بادشاہی صبح اور برحق بادشاہی ہوگی، وہ قیامت کے دن اللہ رحمن ہی کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری اور اس کے برعکس اہل ایمان پر نہایت آسان ہوگا۔

27) اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جس دن ظالم، رسول

(اکرم ﷺ) کی پیروی نہ کرنے کی وجہ سے شدید بچھتاوے کا شکار ہو کر اپنے ہاتھ چبا چکا کر کہے گا: اے کاش! میں نے رسول کی اس چیز میں پیروی کی ہوتی جو وہ اپنے رب کی طرف سے لائے تھے اور میں نے ان کے ہمراہ نجات کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

28) اور وہ افسوس کی شدت سے خود کو بددعا میں دیتے ہوئے کہے گا: ہائے افسوس! میں نے فلاں کافر کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

29) یقیناً اس کافر دوست نے مجھے قرآن سے بھڑکا دیا، حالانکہ یہ رسول کے ذریعے سے مجھ تک پہنچ چکا تھا۔ اور شیطان ہے ہی انسان کو بہت دغا دینے والا۔ جب اس پر کوئی مشکل آتی ہے، تو شیطان اس سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔

30) رسول (ﷺ) اس دن اپنی قوم کی حالت زار کا شکوہ کرتے ہوئے کہیں گے: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم جن کی طرف تو نے مجھے بھیجا تھا، انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا اور اس سے منہ پھیر لیا تھا۔

31) اے رسول (ﷺ)! اپنی قوم کی طرف سے ٹکفیں پہنچنے اور آپ کی راہ سے لوگوں کو روکنے کی جس صورت حال کا آپ کو سامنا ہے، آپ سے پہلے ہر نبی کے دور میں یہ ہوا کہ اس کی قوم کے مجرموں کو ہم نے اس کا دشمن بنا دیا۔ آپ کا رب حق کی طرف ہدایت کرنے والا کافی ہے اور وہی آپ کے دشمن کے خلاف آپ کی مدد کرنے کے لیے کافی ہے۔

32) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: رسول پر یہ قرآن سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہیں اتارا گیا اور اس پر تھوڑا تھوڑا کر کے کیوں نازل ہوا؟ اے رسول (ﷺ)! ہم نے یہ قرآن آپ کا دل مضبوط اور ثابت رکھنے کے لیے اسی طرح تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے اس لیے اتارا ہے تاکہ اسے سمجھنا اور یاد کرنا آسان ہو۔

نوائے کفر نیک اعمال کی قبولیت میں رکاوٹ ہے۔ ❀ برے دوستوں کے نقصانات بیان ہوئے ہیں۔ ❀ قرآن چھوڑنے کے سنگین نقصانات ہیں۔ ❀ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اطمینان قلب نصیب ہو، نیز اسے سمجھنا، یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ٣١ الَّذِينَ
يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ سُوءُ مَكَانًا وَأَضَلُّ
سَبِيلًا ٣٢ وَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ
وَرِيزًا ٣٣ فَقُلْنَا أَذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ
تَدْمِيرًا ٣٤ وَقَوْمُ نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا الرَّسُولَ أَعْرَفْنَاهُمْ وَجَعَلْنَا هُمُ اللَّئِيسَ
آيَةً ٣٥ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ٣٦ وَعَادًا وَشَمُودًا
أَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ٣٧ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ
الْأَمْثَالَ وَالْكَذِبَاتِ بُرْنًا تَبِيرًا ٣٨ وَلَقَدْ آتَوْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي
أَمْطَرْنَا عَلَيْهَا مَطَرًا سَوِيًّا ٣٩ فَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا
يَرْجُونَ نُشُورًا ٤٠ وَإِذَا رَأَوْا كُوفًا يَتَّخِذُونَكَ إِلهًا هُزُوا ٤١ هَذَا
الَّذِي بَعَثَ اللهُ رَسُولًا ٤٢ إِنَّ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ الْهَيْتِنَا لَوْ
لَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ٤٣ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ
مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٤٤ أَرَأَيْتَ مَنْ اتَّخَذَ الْهَوَاهُ أَهْلًا فَأَنْتَ
تَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكَيْلًا ٤٥ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ
أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٤٦

33 اور اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ کے پاس اپنی خود
ساختہ جو مثال اور جیسا اعتراض لائیں گے، ہم اس کا صحیح اور حتمی
جواب آپ کو بتا دیں گے اور اس کی نہایت عمدہ توجیہ بیان کر
دیں گے۔

34 قیامت کے دن جن لوگوں کو ان کے مونہوں کے بل چلا کر
جہنم کی طرف لایا جائے گا، وہی لوگ بدترین ٹھکانے والے ہیں
کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہی حق سے دور ترین راستے
والے ہیں کیونکہ ان کا راستہ گمراہی اور کفر والا ہے۔

35 یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی اور ان کے ساتھ ان
کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی رسول بنایا تاکہ وہ ان کے معاون و
مددگار ہوں۔

36 ہم نے ان دونوں سے کہا کہ فرعون اور اس کی قوم کے پاس
جاؤ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہوں نے ہمارے حکم کی
تعمیل کی اور دونوں ان کی طرف گئے۔ ان دونوں نے انہیں اللہ
کی توحید کی دعوت دی مگر انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہم
نے انہیں بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

37 قوم نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلاتے ہوئے دوسرے
رسولوں کو بھی جھٹلایا تو ہم نے انہیں طوفان میں غرق کر کے ہلاک
کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کو ظالموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر
اپنی قدرت کی دلیل بنا دیا۔ ہم نے قیامت کے دن ظالموں کے
لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

38 ہم نے ہود علیہ السلام کی قوم عاد، صالح علیہ السلام کی قوم ثمود اور
کنوئیں والوں کو تباہ و برباد کر دیا اور ان تینوں کے درمیان کی
بہت سی امتوں کو بھی ہلاک کیا۔

39 ان تمام ہلاک ہونے والوں کو ہم نے ان سے پہلی قوموں کی
ہلاکت اور اس کے اسباب سے آگاہ کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور ان
سب کو ان کے کفر اور دشمنی کی وجہ سے ہم نے تباہ و برباد کر ڈالا۔

40 آپ کی قوم کے جھٹلانے والے یہ لوگ شام آتے جاتے قوم
لوط کی اس بستی کے پاس سے بھی گزرتے ہیں جس پر اس کے

باشندوں کو ان کی بے حیائی کی سزا دینے کے لیے پتھروں کی بارش برسائی گئی تھی، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ کیا وہ اس بستی سے اندھے ہو گئے ہیں کہ اس کا مشاہدہ نہیں کرتے؟ نہیں، بلکہ حقیقت یہ
ہے کہ وہ دوبارہ جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے کہ اس کے بعد ان کا محاسبہ ہو۔

41 اے رسول (ﷺ)! یہ جھٹلانے والے جب آپ کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے اور انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں: کیا یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بنا کر
بھیجا ہے!؟

42 یقیناً قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے دور کر دیتا۔ اگر ہم ان کی عبادت پر ڈٹ نہ گئے ہوتے تو یہ اپنی دلیل اور حجت کی بنا پر ضرور ہمیں ان سے ہٹا دیتا۔ جب وہ اپنی
قبروں میں اور قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو بہت جلد انہیں علم ہو جائے گا کہ کون راستے سے زیادہ بھٹکا ہے، وہ خود یا وہ رسول؟ اور وہ بہت جلد جان لیں گے کہ کون زیادہ گمراہ ہے۔

43 اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا لیا اور اس کی اطاعت میں لگ گیا۔ کیا آپ اس پر نگران ہیں کہ اسے ایمان کی طرف واپس لائیں اور کفر
سے روکیں!؟

44 بلکہ اے رسول (ﷺ)! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اکثر لوگ جنہیں آپ اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں، وہ قبول کرنے کے لیے سنتے یا دلیل اور حجت کو سمجھتے ہیں؟ اوہ تو سنتے،
سمجھتے اور غور و فکر کرنے میں نرے چو پاپوں جیسے ہیں بلکہ چو پاپوں سے بھی زیادہ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

خبر: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کی آیتوں کو جھٹلانا امتوں کی ہلاکت کا باعث بنا۔ دوبارہ اٹھانے جانے پر ایمان نہ ہونا نصیحت حاصل نہ کرنے کا سبب ہے۔ اہل حق کا مذاق
اڑانا کافروں کی عادت ہے۔ نفسانی خواہشات کی پیروی کے شدید خطرات ہیں۔ کافر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کی وجہ سے اس حد تک گرجاتا ہے کہ وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

أَلَمْ تَر إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ
 جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝۴۵ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝۴۶
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ
 النَّهَارَ نُشُورًا ۝۴۷ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
 رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝۴۸ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً
 مَيِّتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنْ آسَى كَثِيرًا ۝۴۹ وَلَقَدْ
 صَرَّفْنَا فِيهِمْ لِيَذَكَّرُوا فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كْفُورًا ۝۵۰ وَلَوْ
 شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ تَذِيرًا ۝۵۱ فَلَا تَطِعِ الكُفْرَيْنِ وَ
 جَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝۵۲ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا
 عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا
 مَحْجُورًا ۝۵۳ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَ
 صِهْرًا ۝۵۴ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝۵۵ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ
 ظَهِيرًا ۝۵۶ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝۵۷ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
 عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝۵۸

۴۵) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے آثار نہیں دیکھے جب اس نے سائے کو روئے زمین پر پھیلا دیا۔ اگر اللہ اسے ساکن بنانا چاہتا کہ وہ حرکت ہی نہ کرے تو اسے ایسا بنا سکتا تھا، پھر سورج کو ہم نے سائے پر دلالت کرنے والا بنایا کہ اس کے ساتھ وہ بڑھتا اور گھٹتا ہے۔

۴۶) پھر سورج کے بلند ہونے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہم نے سائے کو کم کرتے ہوئے سمیٹ لیا۔

۴۷) اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے لباس کے قائم مقام بنایا جو تمہیں ڈھانپ لیتی ہے اور دوسری چیزوں کو بھی چھپا لیتی ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے نیند کو تمہارے لیے راحت بنایا جس کے ذریعے سے تم اپنی مصروفیات سے راحت پاتے ہو اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے دن کو اپنے کام کاج کی طرف چلنے کا وقت بنایا۔

۴۸) وہی ہے جس نے بارش کے برسنے کی خوشخبری دینے کے لیے ہوائیں بھیجیں جو اس کے بندوں پر اس کی رحمت کا حصہ ہے۔ ہم نے آسمان سے پاک پانی برسایا جس سے وہ پاکی حاصل کرتے ہیں۔

۴۹) تاکہ ہم اس اترنے والے پانی سے بنجر زمین میں جو نباتات سے خالی ہے، انواع و اقسام کی نباتات اگا کر اور سبزہ پھیلا کر اسے زندہ کریں اور تاکہ اس پانی سے ہم اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو سیراب کریں۔

۵۰) یقیناً ہم نے قرآن میں مختلف طرح کے دلائل اور نشانیاں مختلف انداز سے بیان کی ہیں تاکہ وہ ان سے نصیحت حاصل کریں مگر پھر بھی لوگوں کی اکثریت نے سوائے حق کی ناشکری اور اس کے انکار کے مانا ہی نہیں۔

۵۱) اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں رسول بھیج دیتے جو انہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا اور خبردار کرتا لیکن ہم نے یہ نہیں چاہا اور ہم نے محمد (ﷺ) ہی کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

۵۲) کافر آپ سے اپنے ساتھ جس مداہنت اور نرمی برتنے کا

مطالبہ کرتے ہیں، اس میں آپ ان کی اطاعت ہرگز نہ کریں اور جو تجاویز وہ دیتے ہیں، وہ ہرگز نہ مانیں۔ آپ اس قرآن کے ذریعے سے جو آپ پر نازل کیا گیا ہے، ان کے خلاف جہاد عظیم کریں کہ ان سے بچنے والی تکلیفوں پر صبر کریں اور اللہ کی طرف دعوت دینے کی راہ میں آنے والی مشکلات برداشت کریں۔

۵۳) وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے دو سمندروں کا پانی آپس میں ملا رکھا ہے۔ ان میں سے بیٹھے کو نمکین کے ساتھ ملا لیا اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور پردہ ڈال دیا جو ان دونوں کو ایک دوسرے میں شامل نہیں ہونے دیتا۔ ۵۴) اور وہی ہے جس نے مرد اور عورت کے مادہ منویہ سے انسان کو پیدا کیا اور جس نے انسان کو پیدا کیا، اسی نے قرابت داری اور سرسالی تعلقات بنائے۔

اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اس سے بھی اس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ اس نے انسان کو مرد و عورت کے مادہ منویہ سے پیدا کیا۔

۵۵) کافر اللہ کے سوا ان بتوں کو پوجتے ہیں کہ اگر یہ ان کی فرماں برداری کریں تو وہ انہیں کوئی نفع نہیں دے سکتے اور اگر یہ ان کی نافرمانی کریں تو وہ ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور کافر تو ایسے کاموں میں شیطان کی پیروی کرتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں۔

۵۶) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو اس شخص کو خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا ہے جس نے ایمان لا کر اور نیک عمل کر کے اللہ کی اطاعت کی اور اس شخص کو ڈرانے کے لیے بھیجا ہے جس نے کفر اور نافرمانی کر کے اس کی اطاعت کی راہ چھوڑی۔

۵۷) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیجیے کہ میں رسالت کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، مگر تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی کی راہ پکڑنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

نوائے: سائے کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے جو اس کی قدرت کی دلیل ہے۔ دلائل اور حجتوں کو مختلف انداز سے پیش کرنا تعلیم و تربیت کا نہایت کامیاب طریقہ ہے۔ قرآن کے ذریعے سے دعوت دینا بھی اللہ کی راہ میں جہاد کی ایک صورت ہے۔ اللہ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے جزا نہیں مانگتا۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ
 بُذُنُوبَ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝۵۸ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
 بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَسَأَلْ
 بِهِ خَبِيرًا ۝۵۹ وَإِذْ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ آسُودُ وَالرَّحْمَنُ قَالُوا وَمَا
 الرَّحْمَنُ أَنْ سَجِدَ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝۶۰ تَبَارَكَ الَّذِي
 جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝۶۱
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ
 أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝۶۲ وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ
 هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝۶۳ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ
 لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝۶۴ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
 عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝۶۵ إِنَّهَا سَاءَتْ
 مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝۶۶ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ
 يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝۶۷ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
 بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۝۶۸ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝۶۹

365

بڑھنے والے ہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿۶۸﴾ رحمن کے مومن بندے وہ ہیں جو زمین پر بڑے وقار اور عجز و انکسار سے چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ ان جیسا رویہ اپناتا کہ ان کا مقابلہ نہیں کرتے بلکہ ان سے پہلی بات کرتے ہیں اور اپنی گفتگو میں ان کے خلاف جاہلانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔

﴿۶۹﴾ جو اپنے رب کے سامنے اپنی پیشانیوں کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے قدموں پر قیام کرتے ہوئے اللہ کے لیے نماز میں اپنی راتیں گزارتے ہیں۔

﴿۷۰﴾ جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے، بلاشبہ جو کفر کی حالت میں مرا، اس کے ساتھ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے لیے چپک جائے گا۔

﴿۷۱﴾ جو اس میں ٹھہرا، بلاشبہ اس کے لیے ٹھہرنے کی یہ نہایت بری جگہ ہے اور قیام کرنے والے کے لیے بھی یہ قیام کی نہایت بری جگہ ہے۔

﴿۷۲﴾ جب وہ مال خرچ کرتے ہیں تو اس خرچ کرنے میں فضول خرچی کی حد تک جاتے ہیں نہ اپنی ذات یا دوسروں پر، جن کا نان و نفقہ ان پر واجب ہے، خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اسراف اور بخل کے درمیان معتدل طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔

﴿۷۳﴾ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس شخص کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہیں کرتے سوائے اس کے جس کے قتل کی اللہ نے اجازت دی ہے، جیسے ناحق قتل کرنے والے کو قتل کرنا یا مرتد یا شاذی شدہ زانی کو قتل کرنا، اور نہ وہ بدکاری کرتے ہیں۔ جو شخص نے کبیرہ گناہ کرتا ہے تو اسے ان کے کرنے کی قیامت کے دن سخت سزا ملے گی۔

خواتین: ﴿۷۴﴾ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے صفت استوا ثابت ہے، جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ ﴿۷۵﴾ ”الرحمن“ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس میں کوئی دوسرا قطعی طور پر اس کا شریک نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کی دلیل ہے۔ ﴿۷۶﴾ دن رات کو ایک دوسرے کے پیچھے لانے کا مقصد یہ ہے کہ بندے سے اطاعت کا جو کام دن میں رہ گیا ہے، وہ اس کا ازالہ رات میں کرے اور جو رات میں رہ گیا ہے، وہ دن میں کر لے۔ ﴿۷۷﴾ رحمن کے بندوں کی کچھ خوبیاں یہ ہیں: تواضع، بردباری، لوگوں کی غفلت کے وقت اللہ کی اطاعت، اللہ کا خوف، خرچ کرنے اور دیگر امور میں میانہ روی۔ ﴿۷۸﴾ رحمن کے بندوں کی چند صفات یہ ہیں: شرک سے دوری، ناحق قتل سے گریز، زنا سے دوری، باطل سے دوری، اللہ کی آیات سے عبرت پکڑنا اور دعا کرنا۔

﴿۷۹﴾ اے رسول (ﷺ)! اپنے تمام معاملات میں ہمیشہ اس اللہ پر بھروسہ سا کریں جو زندہ اور باقی ہے، جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔ وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پوری طرح باخبر رہنے کے لیے کافی ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے گناہوں کی سزا دے گا۔

﴿۸۰﴾ وہ جس نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ اپنی شان اور جلال کے مطابق عرش پر بلند اور مستوی ہوا۔ وہ رحمان ہے، اے رسول (ﷺ)! آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیں اور وہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

﴿۸۱﴾ جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: ہم رحمن کو سجدہ نہیں کریں گے اور رحمن ہے کون؟ ہم اسے جانتے ہیں نہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا ہم اسے سجدہ کریں جسے سجدہ کرنے کا تو ہمیں حکم دیتا ہے جبکہ ہم اسے جانتے ہی نہیں؟! اس کا انھیں سجدے کا حکم دینا ان کے لیے اللہ پر ایمان سے مزید دوری کا باعث بنا۔

﴿۸۲﴾ بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں ستاروں کی منزلیں بنائیں، (ان کے گرد) گھومنے والے سیارے بنائے، آسمان میں روشنی بکھرنے والا سورج بنا یا اور اس میں چاند بنا یا جو سورج کی روشنی منعکس کر کے زمین کو روشن کرتا ہے۔

﴿۸۳﴾ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنا یا۔ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ اس میں نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی آیات سے عبرت حاصل کرنا چاہے اور راہنمائی پائے یا اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں کفار کا ذکر کیا جو اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت سے اعراض کرنے والے ہیں تو اپنے نیک بندوں کی صفات کا بھی تذکرہ کیا جو اس کی اطاعت کی طرف

يُضَعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا ۖ ۱۱
 تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ
 حَسَنَاتٍ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ ۱۲
 فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۖ ۱۳
 إِذْ أَمَرُوا بِاللَّعْمِزِ وَأَوْا ۖ ۱۴
 وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ
 يَخْرُجُوا عَلَيْهَا حُمُومًا ۖ ۱۵
 وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا
 مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۖ ۱۶
 أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۖ ۱۷
 خُلِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۖ ۱۸
 رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۖ ۱۹

سُورَةُ الشُّعْرَاءِ وَمَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مِنَ الْقُرْآنِ
 سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
 طَسَمَ ۝ ۱ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ ۲ لَعَلَّكَ بَآخِعُ
 نَفْسِكَ إِلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ ۳ إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ
 مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ أَعْنَافُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ۝ ۴

366

69) اسے قیامت کے دن دہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا۔

70) لیکن جس نے اللہ کے حضور توبہ کی، ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے جو اس کی توبہ کی سچائی کی دلیل ہوں تو ایسے لوگوں کی سابقہ برائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔

71) جو شخص اللہ کے حضور توبہ کرے اور اپنی توبہ کو سچا ثابت کرنے کے لیے بھلائی کے کام کرے اور نافرمانی کے کام چھوڑ دے تو بلاشبہ اس کی توبہ قبول ہوگی۔

72) جو غلط کاموں میں شریک نہیں ہوتے، جیسے گناہ کی جگہوں اور حرام کھیل کود میں اور جب وہ کسی لغو اور بیہودہ قول و فعل کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنا دامن بچاتے ہوئے اس میں حصہ لیے بغیر باعزت طریقے اور شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

73) جب انھیں اللہ کی سنانے اور دکھانے سے تعلق رکھنے والی نشانیوں کے ذریعے سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سننے والی آیات سے اپنے کان بند کرتے ہیں نہ دیکھنے والی نشانیوں سے اندھے بنتے ہیں۔

74) جو اپنے رب سے دعا میں کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما جو اپنی پرہیزگاری اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں راہِ حق میں پرہیزگاروں کا امام بنا کہ ہماری اقتدا کی جائے۔

75) ان صفات کے حامل لوگوں کو اللہ کی اطاعت پر ان کے ڈٹے رہنے کی وجہ سے جنت الفردوس میں بالا خانے دیے جائیں گے، وہاں فرشتے انھیں مبارکباد اور سلام پیش کریں گے اور وہاں وہ آفات سے محفوظ رہیں گے۔

76) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ رہنے اور قیام کرنے کی نہایت اچھی جگہ اور عمدہ قیام گاہ ہے جہاں وہ ٹھہریں گے اور قیام کریں گے۔

77) اے رسول (ﷺ)! ان کافروں سے کہہ دیں جو اپنے کفر

پڑٹے ہوئے ہیں: میرا رب تمہاری اطاعت سے کسی نفع کی وجہ سے جو اسے پہنچتا ہو، تمہاری پروا نہیں کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ سے بطور عبادت اور بطور سوال دعا کرنے والے بندے نہ ہوتے تو اسے تمہاری کوئی پروا نہ ہوتی۔ یقیناً تم تو اس چیز کو بھٹلا چکے جو رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لایا اور بہت جلد اس بھٹلانے کی سزا تمہیں چھٹ جانے والی ہے۔

سورۃ الشعراء کی ہے۔

سورت کی بعض مقاصد: رسولوں کی تائید اور جھٹلانے والوں کی ہلاکت کے بارے میں آیات الہی کا بیان۔

تفسیر: 1) طسم: حروف مقطعات کی تفصیل سورۃ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

2) یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جو حق کو باطل سے واضح کرنے والا ہے۔

3) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کی ہدایت کی جتنی حرص ہے، شاید ان کی ہدایت کی اس حرص اور غم میں آپ اپنی جان کھودیں گے۔

4) اگر ہم ان پر آسمان سے کوئی نشانی اتارنا چاہتے تو اتار دیتے جس کے سامنے ان کی گردنیں اطاعت سے جھک جاتیں لیکن انہیں آزمانے کے لیے کہ وہ بن دیکھے ایمان لاتے ہیں یا نہیں ہم نے ایسا نہیں چاہا۔

فوائد: سچے توبہ گناہ چھوڑنے اور اطاعت والے کام کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

صبر جنت کے اعلیٰ ترین درجے فردوس میں لے جانے کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کافروں کے ایمان لانے سے بالکل بے نیاز ہے۔

لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی حرص اور تڑپ کا بیان ہے۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ
 مُعْرِضِينَ ⑤ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءٌ مِمَّا كَانُوا بِهِ
 يَسْتَهْزِئُونَ ⑥ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمَا أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ
 زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑦ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ⑧
 وَإِنَّ رَبَّكَ لَهْوَالِعَزِيزٌ رَحِيمٌ ⑨ وَإِذْ نَادَى رَبُّكَ مُوسَى أَنْ
 أَنْتَ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑩ قَوْمَ فِرْعَوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا رَبِّ
 إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَدِّبُونَ ⑪ وَيَضْحِكُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي
 فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ⑫ وَلَهُمْ عَلَىٰ ذُنُوبٍ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُون ⑬
 قَالُوا كَلَّا ۖ فَادْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ⑭ فَآتِيَا فِرْعَوْنَ
 فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ⑮ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
 قَالُوا لَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلَيْدًا وَلَكِنَّا مِنْ عَمْرِكِ سِنِينَ ⑯
 وَفَعَلْتَ فَعَلْتَكِ الْبَنِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ⑰ قَالُوا فَعَلْنَا
 إِذَا وَآنَا مِنَ الضَّالِّينَ ⑱ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ فَوَهَبَ لِي
 رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ⑲ قَوْلِكَ نَعْمَ تَمَّتْهَا عَلَيَّ
 أَنْ عَبَّدتَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ ⑳ قَالُوا فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ㉑

367

⑤ ان مشرکوں کے پاس اللہ کی توحید اور اس کے نبی کی صداقت پر دلالت کرنے والی جو بھی نشانی اور دلیل رحمان کی طرف سے آتی ہے جس میں کوئی نئی نصیحت ہوتی ہے تو یہ اسے سننے اور اس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

⑥ یقیناً ان لوگوں نے اپنے پاس اپنے رسول کے لئے ہوئے پیغام کو جھٹلا دیا۔ اب ان کے پاس جلد ان خبروں کی تصدیق آجائے گی جن کے ساتھ وہ ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں اور ان پر عذاب نازل ہو جائے گا۔

⑦ کیا یہ اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور زمین کی طرف نہیں دیکھیں گے کہ ہم نے اس میں ہر طرح کی نباتات اگائیں جو نہایت خوبصورت اور بہت زیادہ نفع بخش ہیں!؟

⑧ بلاشبہ زمین میں مختلف اقسام کی نباتات کی پیداوار ان کے اگانے والے کی مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت کی واضح دلیل ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔

⑨ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنے بندوں پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

⑩ اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دے کر حکم دیا کہ اس قوم کے پاس جاؤ جس نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور موسیٰ کی قوم کو غلام بنا کر خود پر ظلم کیا ہے۔

⑪ اور وہ تھی قوم فرعون۔ اور انھیں نرمی اور پیار سے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیں کہ وہ اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔

⑫ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: مجھے خوف ہے کہ میں تیرا جو پیغام انھیں پہنچاؤں، اس بارے میں وہ مجھے جھٹلا دیں۔

⑬ اور ان کے مجھے جھٹلانے کے خدشے سے میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان چل نہیں رہی، لہذا تو جبریل (علیہ السلام) کو میرے بھائی ہارون کے پاس بھیج تاکہ وہ میرا معاون بنے۔

⑭ ایک قبیلے کو میرے قتل کرنے کی وجہ سے ان کا میرے ذمے ایک گناہ بھی ہے، اس لیے مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں۔

⑮ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے فرمایا: ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ آپ کو ہرگز قتل نہیں کریں گے، لہذا تم اور تمہارا بھائی ہارون دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ جو تمہاری سچائی کی دلیل ہیں۔ ہم اپنی نصرت اور مدد کے اعتبار سے تمہارے ساتھ ہیں۔ تم جو کہو گے اور جو تمہیں جواب ملے گا، اسے ہم اچھی طرح سننے والے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے نہیں رہے گی۔

⑯ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: بلاشبہ تمام مخلوقات کے رب نے ہم دونوں کو رسول بنا کر تیری طرف بھیجا ہے۔ ⑰ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

⑱ فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا اور تو کئی سال ہمارے ساتھ رہا تو پھر نبوت کا دعویٰ کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟

⑲ تو نے بہت بڑا جرم کیا جب اپنی قوم کے ایک آدمی کا بدلہ لینے کے لیے ایک قبیلے کو قتل کیا اور تو نے اپنے اوپر میرے احسانات فراموش کر دیے۔ ⑳ موسیٰ (علیہ السلام) نے اعتراف کرتے ہوئے فرعون سے کہا: جب میں نے اس آدمی کو قتل کیا تھا تو یہ مجھ پر وحی آنے سے پہلے کی بات ہے۔ اس وقت میں وحی کے علم سے ناواقفوں میں سے تھا۔ ㉑ پھر اسے قتل کرنے کے بعد تم سے ڈر کر میں مدین بھاگ گیا کہ تم مجھے اس کے بدلے قتل نہ کر دو، پھر میرے رب نے مجھے علم عطا کیا اور مجھے اپنے ان رسولوں میں سے بنایا جنہیں وہ لوگوں کی طرف بھیجتا ہے۔ ㉒ مجھے غلام بنانے بغیر تیرا میری پرورش کرنا جبکہ تو نے دیگر بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا، واقعی قابل قدر احسان ہے جو تو مجھ پر جتا رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں تجھے دعوت ہی نہ دوں۔

㉓ فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا: وہ تمام مخلوقات کا رب کیا چیز ہے جس کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ تم اس کے رسول ہو!؟

خواتین: اللہ تعالیٰ کے لیے صفت عزت و رحمت ثابت ہے۔ ❶ داعی کے لیے شرح صدر اور فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔ ❷ انبیاء (علیہم السلام) کی دعوت لوگوں کو غیر اللہ کی غلامی سے آزادی دلانے کے لیے تھی۔ ❸ فرعون نے موسیٰ (علیہ السلام) کی رسالت کے خلاف جھٹ پکڑی کہ وہ قتل کا ارتکاب کر چکے ہیں جس کا موسیٰ (علیہ السلام) نے اعتراف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کو جھٹلانے کے لیے فرعون کی یہ جھٹ نہیں بنتی تھی۔ ❹ داعی کی سابقہ غلطیوں یا اس پر ہونے والے احسانات کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے جس کے بارے میں غلطی کی ہے یا جس نے اس پر احسان کیا ہے، وہ اسے دعوت نہ دے۔

قَالَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ﴿٢٣﴾

قَالَ لَيْسَ حَوْلَهُ إِلَّا تَسْمِعُونَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ

الْأُولَئِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ﴿٢٦﴾

قَالَ رَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٧﴾

قَالَ لَبِنِ اتَّخَذَتِ الْهَاطِغِيْرِي لَجَعَلْتِكَ مِنَ الْمَسْجُوْرِيْنَ ﴿٢٨﴾

قَالَ أَوْ لَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ

الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَالْفِي عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣١﴾ وَنَزَعْنَا

فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّظِيْرِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنَّ هٰذَا سِحْرٌ

عَلَيْكُمْ ﴿٣٣﴾ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٤﴾

قَالُوا أَرْجَاهُ وَأَخَاهُ وَأُبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حٰثِرِيْنَ ﴿٣٥﴾ يَا تَوَكُّلْ بِحُلِّ

سِحْرٍ عَلَيْكُمْ ﴿٣٦﴾ فَجَمِعَ السَّحْرَةَ لِبَيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٧﴾ وَقِيلَ

لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُونَ ﴿٣٨﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحْرَةَ إِنْ

كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٣٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحْرَةَ قَالُوا الْفِرْعَوْنَ أَيْنَ

لَنَا الْآجُرَانُ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَلبِئْسَ

الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوسَى الْقَوْمَا آ أَنْتُمْ مُّلقُونَ ﴿٤٢﴾

2
24
6

﴿٢٤﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو جواب دیتے ہوئے کہا: مخلوقات کا رب وہ ہے جو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، سب کا رب ہے۔ اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ ان سب کا رب ہے تو اس اکیلے ہی کی عبادت کرو۔

﴿٢٥﴾ فرعون نے اپنے اردگرد بیٹھے اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: کیا تم موسیٰ کا جواب اور اس میں جو جھوٹا دعویٰ ہے، وہ نہیں سنتے!

﴿٢٦﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پچھلے آباء و اجداد کا بھی رب ہے۔

﴿٢٧﴾ فرعون نے کہا: بلاشبہ یہ جو تمہارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یہ دیوانہ ہے۔ اسے تو جواب دینے کا ڈھنگ بھی نہیں اور وہ ایسی باتیں کرتا ہے جو سمجھ سے باہر ہیں۔

﴿٢٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جس اللہ کی طرف میں تمہیں بلاتا ہوں، وہ مشرق و مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم ایسی عقلیں رکھتے ہو جن سے تم سمجھو۔

﴿٢٩﴾ فرعون جب موسیٰ علیہ السلام سے بحث کرنے سے عاجز آ گیا تو اس نے کہا: اگر تو نے میرے علاوہ کسی اور معبود کی عبادت کی تو میں تجھے قیدیوں میں بھیج دوں گا۔

﴿٣٠﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا: میں جو کچھ تیرے پاس اللہ کی طرف سے لے کر آیا ہوں، اگر اس کی سچائی کی واضح دلیل تیرے پاس لے آؤں تو تو پھر بھی مجھے قیدیوں میں بھیج دے گا؟

﴿٣١﴾ فرعون نے کہا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کی سچائی کی دلیل لاؤ جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔

﴿٣٢﴾ تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا جو دیکھنے والوں کے لیے واضح طور پر فوراً بہت بڑا اژدہ بن گیا۔

﴿٣٣﴾ اور اپنا ہاتھ جو سفید نہیں تھا، اپنے گریبان میں ڈالا اور اسے نکالا تو وہ چمکتا ہوا نورانی بن گیا جس کی سفیدی پھلہری کی سفیدی جیسی نہیں تھی۔ دیکھنے والوں کو یوں ہی نظر آ رہا تھا۔

﴿٣٤﴾ فرعون نے اپنے اردگرد موجود اپنی قوم کے سرداروں سے کہا: یہ تو کوئی بہت بڑا ماہر فن جادوگر ہے۔

﴿٣٥﴾ وہ اپنے جادو کے ذریعے سے تمہیں تمہاری سر زمین سے نکالنا چاہتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ اس کے ساتھ ہم کیا معاملہ کریں؟

﴿٣٦﴾ انھوں نے اس سے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دیجیے، انھیں سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے اور مصر کے شہروں میں تمام جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے کارندے بھیج دیجیے۔

﴿٣٧﴾ جو آپ کے پاس تمام پڑھے لکھے ماہر فن جادوگر لے آئیں۔

﴿٣٨﴾ چنانچہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے مقرر وقت اور جگہ پر اپنے جادوگر جمع کیے۔

﴿٣٩﴾ لوگوں سے کہا گیا: کیا تم یہ دیکھنے کے لیے جمع ہو گے کہ موسیٰ غالب آتا ہے یا جادوگر؟

﴿٤٠﴾ یہ امید رکھتے ہوئے کہ اگر جادوگر موسیٰ پر غالب آگئے تو ہم ان کے دین کی پیروی کریں گے۔

﴿٤١﴾ پھر جب جادوگر فرعون کے پاس آئے تاکہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آنے کی کوشش کریں تو انھوں نے اس سے کہا: اگر ہم موسیٰ پر غالب آگئے تو کیا ہمیں کوئی مادی یا معنوی انعام ملے گا؟

﴿٤٢﴾ فرعون نے ان سے کہا: ہاں، تمہیں ضرور جزا ملے گی اور تمہارے اس پر کامیابی پانے کی صورت میں ضرور میرے درباریوں میں شامل ہو جاؤ گے اور میں تمہیں اعلیٰ عہدے دوں گا۔

﴿٤٣﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی مدد پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اور یہ واضح کرتے ہوئے کہ میرے پاس جو کچھ ہے وہ جادو نہیں، ان سے کہا: تم نے اپنی جو رسیاں اور لٹاٹھیاں پھینکی ہیں، پھینکو۔

نوائد: دشمن سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرنا ایمان اور اللہ پر توکل کے منافی نہیں۔ ﴿اللہ تعالیٰ کی مخلوقات، اس کی ربوبیت (رب ہونے) اور وحدانیت (ایک ہونے) کی دلیل ہیں۔

﴿دلیل کی کمزوری سختی اور لڑائی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ ﴿عام لوگوں کو دین داروں کے خلاف ابھارنا (ہردور کے) سرکشوں کا طریقہ رہا ہے۔ ﴿اہل باطل کے درمیان تعلقات کی بنیاد مادی مصالحتیں ہوتی ہیں۔

فَالْقَوَائِمُ لَهُمْ وَعَصِيهِمْ وَقَالُوا بَعِزَّةٌ فِرْعَوْنُ إِنَّا لَنَحْنُ
 الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأُلْقِيَ مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾
 فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجُودًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ رَبِّ مُوسَى
 وَهَارُونَ ﴿٤٧﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي
 عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٤٨﴾ أَقَطَّعَنَّا أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ
 مِنْ خِلَافٍ وَلَا تُصَلِّبْتُمْ أَبْصَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لِأَضْيُرْنَا إِلَى
 رَبِّنَا مَقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَاتِنَا إِنَّ كُنَّا أَوَّلَ
 الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكَ مُتَّبِعُونَ ﴿٥٢﴾
 فَارْسَلْ فِرْعَوْنَ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ
 قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لِنَالِ الْغَايظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَادِرُونَ ﴿٥٦﴾
 فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَدَّتِ وَعَيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَلِكَ
 وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَاتَّبَعُوهُمْ مُشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَأَى
 الْجَمْعُ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَى إِنَّا لَمَدْرُكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ
 رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ
 فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَأَرْزَلْنَا مَاءَ الْآخِرِينَ ﴿٦٤﴾

﴿٤٤﴾ چنانچہ انھوں نے اپنی رسیاں اور لٹھیاں پھینکیں اور انھیں پھینکتے وقت کہا: فرعون کی عظمت و عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آئیں گے اور موسیٰ مغلوب ہوں گے۔ ﴿٤٥﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لٹھی پھینکی تو وہ ایک اژدہا میں تبدیل ہو گئی اور اس نے اسی وقت ان سب جادو کی چیزوں کو ٹکٹنا شروع کر دیا جن کے ساتھ انھوں نے لوگوں کو دھوکا دے رکھا تھا۔ ﴿٤٦﴾ چنانچہ جب جادوگروں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا ان کی پھینکی ہوئی جادو کی چیزوں کو ٹکٹل رہا ہے تو وہ بے ساختہ سجدے میں گر گئے۔ ﴿٤٧﴾ انھوں نے کہا: ہم تمام مخلوقات کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ ﴿٤٨﴾ یعنی موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے رب پر۔ ﴿٤٩﴾ فرعون نے جادوگروں کے ایمان پر تنقید کرتے ہوئے کہا: کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو؟! بلاشبہ موسیٰ ہی تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھا یا ہے۔ تم سب نے مل کر شہر والوں کو یہاں سے نکلنے کا پروگرام بنایا ہے۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ میں تمہیں کیا سزا دیتا ہوں۔ میں ضرور تم میں سے ہر ایک کے پاؤں اور ہاتھ مخالف سمت میں کاٹوں گا، یعنی دایاں پاؤں اور بائیں ہاتھ یا اس کے الٹ، اور میں تم سب کو کھجور کے تنوں پر لٹکاؤں گا، تم میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ ﴿٥٠﴾ جادوگروں نے فرعون سے کہا: دنیا میں ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سولی پر لٹکانے کی جو تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے، ان کی کوئی پروا نہیں۔ تیرا عذاب تو ختم ہو جائے گا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں اور وہ ضرور ہمیں اپنی دائمی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ ﴿٥١﴾ بلاشبہ ہم امید رکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کی وجہ سے اللہ ہماری پچھلی تمام خطاؤں کو معاف فرمادے گا۔ ﴿٥٢﴾ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ بنی اسرائیل کو راتوں رات لے چل۔ بلاشبہ فرعون اور اس کے ساتھی انہیں واپس لانے کے لیے ضرور ان کا پیچھا کریں گے۔ ﴿٥٣﴾ چنانچہ جب فرعون کو بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے کا علم ہوا تو اس نے اپنے کچھ فوجی شہروں میں بھیجے کہ وہ بنی اسرائیل کو واپس لانے کے لیے لشکر اکٹھے کریں۔ ﴿٥٤﴾ فرعون نے بنی اسرائیل کے بارے میں نفرت و حقارت سے کہا: بلاشبہ یہ گروہ نہایت ہی کم تعداد میں ہے۔ ﴿٥٥﴾ اور بلاشبہ یہ ایسا کام کر رہے ہیں جو ہمیں ان پر سخت غصہ دلا رہا ہے۔ ﴿٥٦﴾ یقیناً ہم ان کے لیے چوکس اور چوکے ہیں۔ ﴿٥٧﴾ بالآخر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو گھنے باغوں اور جاری چشموں والے ملک مصر سے نکال باہر کیا۔ ﴿٥٨﴾ اور مال و دولت کے خزانوں اور نہایت اچھے خوبصورت گھروں والے ملک سے بھی (نکال باہر کیا)۔ ﴿٥٩﴾ جس طرح ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو ان نعمتوں سے نکال باہر کیا، بالکل اسی طرح کی نعمتیں ہم نے ان کے بعد بنی اسرائیل کو ملک شام میں عطا کیں۔ ﴿٦٠﴾ سو فرعون اور اس کی قوم سوچ نکلتے ہی بنی اسرائیل کا پیچھا کرنے کو نکلے۔ ﴿٦١﴾ پھر جب فرعون اور اس کی قوم کا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے آنا سامنا ہوا اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو دیکھ رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا: بلاشبہ فرعون اور اس کی قوم ضرور ہم تک آ پہنچے گی اور ہم میں ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت بھی نہیں۔ ﴿٦٢﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم نے تصور کر لیا ہے، میرا رب مدد و نصرت کے اعتبار سے میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا اور مجھے نجات کی راہ بتائے گا۔ ﴿٦٣﴾ پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے وحی کی کہ سمندر پر اپنا عصا مار تو انھوں نے وہ سمندر پر مارا۔ اسی وقت سمندر پھٹ گیا اور بنی اسرائیل کے قبائل کی تعداد کے برابر اس میں بارہ راستے بن گئے۔ سمندر کا پھٹنا ہوا (پانی کا) ہر کلا مضبوطی اور بڑائی میں بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا کہ اس میں ذرا بھی پانی نہیں بہ رہا تھا۔ ﴿٦٤﴾ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو قریب لاکھڑا کیا حتیٰ کہ وہ یہ سمجھتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گئے کہ گزرنے کا راستہ ہے۔

نوائف: موسیٰ علیہ السلام کو جادوگروں پر غلبے کا پختہ یقین تھا کیونکہ وہ اپنے رب کے وعدے کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے۔

جادوگروں کا ایمان لانا اس بات کی دلیل ہے کہ دلوں کو پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، وہ جیسے چاہے پھیر دے۔

سرکشی اور ظلم سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مدد و نصرت اور مشکلات سے نجات دینے کے اعتبار سے اپنے مومن بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

وَأَجْبِنَا مُوسَى وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٤٥﴾ كَمْ أَغْرَقْنَا الْأَخْرُسِينَ ﴿٤٦﴾
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
 لَهُو الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٨﴾ وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ بَرِّهِمْ ﴿٤٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ
 وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٥٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عِغْفِينَ ﴿٥١﴾
 قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ﴿٥٢﴾ أَوْ يَبْصُرُونَ ﴿٥٣﴾
 قَالُوا بَلَىٰ وَحَدَّثْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٥٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا
 كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٥٥﴾ أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ
 لِيَ الْإِلَهِ الْعَالَمِينَ ﴿٥٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٥٨﴾ وَ
 الَّذِي هُوَ يَطْعَمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٥٩﴾ وَإِذَا امْرَأَتِي فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٦٠﴾
 وَالَّذِي يُبَيِّتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٦١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي
 خِطْبَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٦٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٦٣﴾
 وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٦٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ
 وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَأَغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٦٦﴾
 وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٦٨﴾ إِلَّا
 مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٦٩﴾ وَأَرْزَلْتِ الْجَنَّةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٧٠﴾

﴿٥٥﴾ ہم نے موسیٰ اور ان کے ساتھ جانے والے بنی اسرائیل کو بچا لیا اور ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہ ہوا۔
 ﴿٥٦﴾ پھر ہم نے فرعون اور اس کی قوم کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ ﴿٥٧﴾ بلاشبہ موسیٰ (علیہ السلام) کے لیے سمندر کے چھٹنے اور ان کے نجات پانے اور فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک ہونے میں بہت بڑی نشانی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کی سچائی کی دلیل ہے۔ فرعون کے اکثر ساتھی ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿٥٨﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب یقیناً سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿٥٩﴾ اے رسول (ﷺ)! انھیں ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ بھی سنا دو۔ ﴿٦٠﴾ جب انھوں نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیا ہے جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو؟ ﴿٦١﴾ ان کی قوم نے انھیں جواب دیا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی عبادت پر قائم اور برابر ان کے مجاور بنے رہیں گے۔ ﴿٦٢﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم ان بتوں کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری پکار سنتے ہیں؟ ﴿٦٣﴾ یا جب تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمھیں نفع دیتے ہیں یا ان کی نافرمانی کرو تو وہ تمھیں نقصان پہنچاتے ہیں؟ ﴿٦٤﴾ انھوں نے کہا: جب ہم ان سے دعا کرتے ہیں تو وہ ہماری فریادیں سنتے اور نہ ہماری ان کی اطاعت کرنے پر وہ ہمیں نفع دیتے ہیں اور نہ ان کی نافرمانی پر وہ ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ قصہ مختصر کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح کرتے پایا تو ہم بھی ان کی پیروی میں ایسا کرتے ہیں۔ ﴿٦٥﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جو تم بتوں کی عبادت کرتے ہو تو کیا تم نے کبھی اس بارے میں غور و فکر بھی کیا۔ ﴿٦٦﴾ اور ان کے بارے میں جن کی تمھارے پہلے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔ ﴿٦٧﴾ بلاشبہ وہ سب کے سب میرے دشمن ہیں کیونکہ وہ سب باطل ہیں سوائے اللہ کے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ ﴿٦٨﴾ وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف میری رہنمائی فرماتا ہے۔

﴿٧٠﴾ وہی اکیلا بھوک کے وقت مجھے کھانا کھلاتا اور مجھے پیاس گلنے پر پانی پلاتا ہے۔ ﴿٨٠﴾ جب میں بیمار ہو جاؤں تو وہ اکیلا ہی مجھے بیماری سے شفا عطا فرماتا ہے جس کے سوا کوئی مجھے شفا دینے والا نہیں۔ ﴿٨١﴾ وہ میری عمر پوری ہونے پر اکیلا ہی مجھے فوت کرے گا اور میری موت کے بعد وہ دوبارہ مجھے زندہ کرے گا۔ ﴿٨٢﴾ اور وہ جس اکیلے ہی سے مجھے امید ہے کہ وہ روز جزا میری خطائیں معاف کر دے گا۔ ﴿٨٣﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما اور مجھے ان انبیاء کے ساتھ ملا دے جو مجھ سے پہلے گزرے، اس طرح کہ مجھے ان کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ ﴿٨٤﴾ اور میرا ذکر خیر اور اچھی تعریف ان لوگوں میں بھی باقی رکھ جو میرے بعد آنے والی صدیوں میں آئیں۔ ﴿٨٥﴾ اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو ان جنتی گھروں کے وارث ہوں گے جن میں تیرے مومن بندوں کو نعمتوں سے نوازا جائے گا اور مجھے بھی ان جنتوں کا مکین بنا دے۔ ﴿٨٦﴾ اور میرے باپ کو بخش دے، بلاشبہ وہ شرک کی وجہ سے حق سے گمراہ لوگوں میں سے تھا۔ یہ دعا ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ کے لیے اس وقت کی جب ان پر واضح نہیں ہوا تھا کہ ان کا باپ دوزخ والوں میں سے ہے اور جب یہ بات کھل کر ان کے سامنے آگئی تو انھوں نے اس سے براءت کا اظہار کر دیا اور اس کے لیے دعا نہ کی۔ ﴿٨٧﴾ اور جس دن لوگوں کو حساب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس دن مجھے عذاب دے کر رسوا نہ کرنا۔

﴿٨٨﴾ جس دن انسان کو دنیا میں جمع کیا ہو مال نفع نہ دے گا اور نہ وہ بیٹے کام آئیں گے جن سے وہ مدد لیتا تھا۔

﴿٨٩﴾ مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لایا جس میں شرک، نفاق، ریاکاری اور تکبر نہ ہو تو وہ اپنے اس مال سے فائدہ اٹھائے گا جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ان بیٹوں سے بھی نفع پائے گا جو اس کے لیے دعا کرتے ہوں۔ ﴿٩٠﴾ جنت ان لوگوں کے قریب کی جائے گی جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے رہے۔

نوائف: ﴿٩١﴾ دو صفات عزت اور رحمت اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں۔ ﴿٩٢﴾ اندھی تقلید کے نقصانات ہیں۔ ﴿٩٣﴾ مومن کا اپنے رب سے امیدیں وابستہ رکھنا بہت عظیم کام ہے۔

﴿٩٤﴾ حسد، ریاکاری اور خود پسندی جیسی بیماریوں سے پاک دل کی بڑی اہمیت ہے۔

وَبَرَزَتْ الْجَحِيمَ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ آيِنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾
 مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَلْيَكْبَرُوا فِيهَا
 هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا
 يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِنَّ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نَسُواكُمْ بَرِّ
 الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾
 وَلَا صِدْقٍ حَسِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
 لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَبَتْ قَوْمٌ نُوْحًا إِذْ رَسَلَيْنَاهُ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ
 أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
 أَطِيعُوا أَوْيَاكُمْ وَمَا سَأَلْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عِلَىٰ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَوْيَاكُمْ ﴿١٠٩﴾ قَالُوا أَلَنْ نَكُفَّرَكَ
 بِالْأَرْذَلُونَ ﴿١١٠﴾ قَالَ وَمَا عَلِمْتُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١١﴾ إِنْ حَسَابُهُمْ
 إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٢﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٣﴾ إِنْ أَنَا
 إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٤﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يُّوْحُ لَتَكُونَنَّ
 مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ رَبِّ إِنْ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٦﴾

5
36
9

﴿٩١﴾ میدانِ محشر میں آگ گمراہ لوگوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی جو دینِ حق سے بھٹکے رہے۔ ﴿٩٢﴾ اور انھیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا: وہ بت کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے؟ ﴿٩٣﴾ تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا کر تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا وہ خود اپنا بدلہ لے سکتے ہیں؟ ﴿٩٤﴾ پھر انھیں اور ان کو گمراہ کرنے والے سب لوگوں کو ایک دوسرے کے اوپر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ ﴿٩٥﴾ بغیر کسی استثنا کے ابلیس کے مددگار تمام شیاطین کو بھی۔ ﴿٩٦﴾ وہ مشرک کہیں گے جو اللہ کے ساتھ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور انھیں اللہ کا شریک بناتے تھے جبکہ وہ ان کے ساتھ جھگڑ رہے ہوں گے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ ﴿٩٧﴾ اللہ کی قسم! یقیناً ہم تو حق سے دور کھلی گمراہی میں تھے۔ ﴿٩٨﴾ جب ہم تمہیں تمام مخلوقات کے رب کے برابر سمجھ بیٹھے تھے اور تمہاری اس طرح عبادت کرتے تھے جس طرح اس کی عبادت کرتے تھے۔ ﴿٩٩﴾ ہمیں تو سوائے ان مجرموں کے کسی نے راہِ حق سے نہیں بھٹکایا جنہوں نے ہمیں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی طرف بلا یا تھا۔ ﴿١٠٠﴾ اب تو ہمارے کوئی سفارشی بھی نہیں جو ہمیں اللہ کے عذاب سے نجات دلانے کے لیے اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں۔ ﴿١٠١﴾ نہ ہمارا کوئی مخلص اور محبت کرنے والا دوست ہے جو ہمارا دفاع اور ہماری سفارش کرے۔ ﴿١٠٢﴾ کاش! ہمیں ایک دفعہ دنیا کی طرف لوٹ جانے کا موقع مل جائے تو ہم ضرور اللہ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔ ﴿١٠٣﴾ بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ قصے اور جھٹلانے والوں کے انجام میں یقیناً نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے سامانِ عبرت ہے۔ ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿١٠٤﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور جو ان میں سے توبہ کرے، وہ اس پر مہربان ہے۔ ﴿١٠٥﴾ قومِ نوح نے جب نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو انھوں نے تمام رسولوں کو جھٹلا دیا۔ ﴿١٠٦﴾ جب ان کے نبی بھائی نوح نے ان سے کہا: کیا تم اللہ

کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت چھوڑ کر اس سے ڈرتے نہیں؟ ﴿١٠٧﴾ بلاشبہ میں تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں کہ اللہ نے میری طرف جو وحی کی ہے، اس میں اضافہ کرتا ہوں نہ کی۔ ﴿١٠٨﴾ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمہیں جو حکم دوں اور جس سے تمہیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿١٠٩﴾ میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں، اس پر تم سے کوئی ثواب اور بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف تمام مخلوقات کے رب اللہ کے ذمے ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔ ﴿١١٠﴾ لہذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمہیں جو حکم دوں اور جس سے تمہیں منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿١١١﴾ ان کی قوم نے ان سے کہا: اے نوح! کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں اور جو تو لایا ہے ہم اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں جبکہ حالت یہ ہے کہ تیرے پیروکار صرف گھنیا لوگ ہیں۔ ان میں کوئی بھی سردار اور معزز آدمی شامل نہیں! ﴿١١٢﴾ نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: مجھے کیا علم کہ یہ مومن پہلے کیا کرتے رہے؟ میں ان پر نگران تو ہوں نہیں کہ ان کے اعمال شمار کرتا۔ ﴿١١٣﴾ ان کا حساب تو اللہ ہی کے ذمے ہے جو ان کے خفیہ اور علانیہ حالات جانتا ہے اور وہ میرے ذمے نہیں۔ اگر تمہیں شعور ہو تو تم یہ بات نہ کرو جو تم نے کی ہے۔ ﴿١١٤﴾ تمہارا مطالبہ تسلیم کر کے تاکہ تم ایمان لے آؤ، میں ایمان والوں کو اپنی مجلس سے دھکے دے کر نکالنے والا نہیں۔ ﴿١١٥﴾ میں تو بس صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ﴿١١٦﴾ ان کی قوم نے ان سے کہا: اگر تم اس دعوت سے باز نہ آئے جو تم ہمیں دے رہے ہو تو ضرور تمہیں گالیاں پڑیں گی اور تمہیں پتھر مار مار کر جان سے مار دیا جائے گا۔

﴿١١٧﴾ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! بلاشبہ میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے اور جو تیری طرف سے میں لایا ہوں، اس میں میری تصدیق نہیں کی۔

نوائد: ﴿٩١﴾ گمراہی کے متعلق سوال پر دوسرے گمراہوں کو الزام دینا ان لوگوں کے لیے نفع بخش نہ ہوگا۔

﴿٩٢﴾ اللہ کے کسی ایک رسول کو جھٹلانا تمام رسولوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ ﴿٩٣﴾ ابراہیم علیہ السلام کے قصے میں بڑی خوبصورتی سے قیامت کے تذکرے میں کلام کو لمبا کرنے سے بچا گیا اور پھر ان کے قصے کے اختتام کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ ﴿٩٤﴾ ایمان میں پہل کرنے والے افضل ہیں، خواہ وہ فقیر اور کمزور لوگ ہی ہوں۔

فَأْتَمَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتَحَا وَنَجَّيْنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾
 فَأَجْبَيْنُهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أغرقتنا بعد
 الباقيين ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾
 إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عادُ إِذْ المرسلين ﴿١٢٣﴾ إِذْ
 قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ هودُ أَلا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾
 فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَرْتُمُ
 إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَ
 تَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذْ أَبطسْتُمْ بَطْشَكمُ
 جبارين ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا
 تَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَدْتُمْ وَعْيُونَ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي
 أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعظتْ
 أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَعظينَ ﴿١٣٦﴾ إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلاقُ الْأَوَّلينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا
 نَحْنُ بِمُعَدِّينَ ﴿١٣٨﴾ فَكذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَهُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً وَ
 مَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾
 كَذَّبَتْ ثمودُ المرسلين ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ طهٌ أَلا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾

﴿١١٨﴾ لہذا تو میرے اور ان کے درمیان کوئی قطعی فیصلہ کر دے جو ان کے باطل پر اڑنے کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دے اور مجھے اور میرے ایمان دار ساتھیوں کو اس عذاب سے بچالے جس سے تو میری کافر قوم کو ہلاک کرے۔

﴿١١٩﴾ چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے ایمان دار ساتھیوں کو اس کشتی میں نجات دی جو لوگوں اور جانوروں سے بھری ہوئی تھی۔

﴿١٢٠﴾ پھر ان کے بعد ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا اور وہ تھی قوم نوح۔

﴿١٢١﴾ بلاشبہ نوح (علیہ السلام) اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں اور نوح (علیہ السلام) اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کو نجات دینے اور ان کی قوم کے کافروں کو ہلاک و تباہ کرنے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے بہت بڑی عبرت ہے۔ قوم نوح کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی تھی۔

﴿١٢٢﴾ اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور ان میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔

﴿١٢٣﴾ قوم عاد نے جب اپنے رسول ہود علیہ السلام کو جھٹلایا تو گویا انھوں نے سب رسولوں کو جھٹلایا۔

﴿١٢٤﴾ یاد کرو جب ان سے ان کے نسبی بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے غیر اللہ کی عبادت ترک کر کے اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

﴿١٢٥﴾ بلاشبہ میں تمہارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت دار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے، میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔

﴿١٢٦﴾ اس لیے اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں تمہیں جو حکم دوں اور جس بات سے تمہیں منع کروں، تم اس میں میری اطاعت کرو۔

﴿١٢٧﴾ اور میں اپنے رب کی طرف سے تمہیں جو پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف اس اللہ کے ذمے

ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے علاوہ کسی کے ذمے نہیں۔

﴿١٢٨﴾ کیا تم ہر بلند اور اونچی جگہ پر بطور کھیل تماشا اپنے کسی دنیاوی یا اخروی فائدے کے بغیر یادگار عمارت تعمیر کرتے ہو؟! ﴿١٢٩﴾ اور تم قلعے اور محلات تعمیر کرتے ہو، گویا کہ تم اس دنیا میں ہمیشہ رہو گے اور اس سے اگلے جہان منتقل نہیں ہو گے؟! ﴿١٣٠﴾ جب تم کسی کو قتل کرتے ہو یا کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو بغیر نرمی اور رحم کے جاہر و ظالم بن کر پکڑتے ہو۔ ﴿١٣١﴾ لہذا اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اللہ سے ڈرو اور جس بات کا میں تمہیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿١٣٢﴾ اس اللہ کی ناراضی اور غصے سے ڈرو جس نے تمہیں اپنی ان نعمتوں سے نوازا ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ ﴿١٣٣﴾ اس نے تمہیں مال مویشی دیے اور اولاد عطا کی۔ ﴿١٣٤﴾ اس نے تمہیں باغات اور جاری چشمے عطا کیے۔ ﴿١٣٥﴾ اے میری قوم! بلاشبہ میں تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور وہ ہے قیامت کا دن۔ ﴿١٣٦﴾ ان سے ان کی قوم نے کہا: آپ کا ہمیں نصیحت کرنا اور نہ کرنا ہمارے لیے برابر ہے۔ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اسے چھوڑیں گے جس پر ہم ہیں۔ ﴿١٣٧﴾ یہ تو بس پہلے لوگوں کا دین اور ان کے اخلاق و عادات ہیں۔ ﴿١٣٨﴾ اور ہمیں ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ﴿١٣٩﴾ لہذا وہ اپنے نبی ہود علیہ السلام کو جھٹلانے پر اڑے رہے تو ان کے جھٹلانے کے باعث ہم نے انہیں بانجھ (تباہ کن) آندھی کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ اس ہلاکت میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ ﴿١٤٠﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿١٤١﴾ قوم ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلا کر تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ ﴿١٤٢﴾ جب ان سے ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ کے خوف سے، اس سے ڈرتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت چھوڑتے نہیں ہو؟!

نوائد: ﴿١﴾ ظالموں کو ہلاک کرنا اور مومنوں کو نجات دینا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ﴿٢﴾ دنیا کی طرف جھکاؤ کے شدید نقصانات ہیں۔ ﴿٣﴾ اہل باطل کی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کا بیان ہے۔ ﴿٤﴾ کفر کے باوجود نعمتوں کا مسلسل ملنا ان کی ہلاکت کے لیے ڈھیل ہے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٣٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا عَمْرًا وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ
 مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣٣﴾ أَنْتَرَكُونَ فِي مَا هُمْتَا
 أَمِينٌ ﴿١٣٤﴾ فِي جَدَّتِ وَعَيْوُونَ ﴿١٣٥﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلَعَتْ هَاهُ صَيْمٌ ﴿١٣٦﴾
 وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِينَ ﴿١٣٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا عَمْرًا
 وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٣٨﴾ الَّذِينَ يَفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ
 لَا يُصْلِحُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٤٠﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ
 مِثْلُنَا فَأْتِ بآيَاتِنَ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٤١﴾ قَالَ هَذِهِ نَارُهَا
 لَهَا شَرْبٌ وَلَكُمْ شَرْبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ ﴿١٤٢﴾ وَلَا تَسْهَوْهَا سِوَاهُ فَيَأْخُذَكُمْ
 عَذَابٌ يَوْمَ عَظِيمٍ ﴿١٤٣﴾ فَعَقَرُوهَا فَاصْبِرُوا لِمُنِمْ فَاخُذْهُمْ
 الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤٤﴾
 وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٥﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤٦﴾
 إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٨﴾
 فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا عَمْرًا وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ
 إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٩﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٥٠﴾ وَ
 تَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٥١﴾

﴿١٤٣﴾ بلاشبہ میں تمہارا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور اس کی طرف سے دیا گیا پیغام میں ایمان داری سے پہنچا رہا ہوں۔ میں اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ ﴿١٤٤﴾ لہذا اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ اور میں تمہیں جو حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿١٤٥﴾ اور میں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام تمہیں پہنچاتا ہوں، اس پر تم سے کسی قسم کی کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میرا ثواب صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ ﴿١٤٦﴾ کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ جن نعمتوں اور بھلائیوں میں تم ہو، تمہیں ان میں یونہی امن کے ساتھ چھوڑ دیا جائے گا، تمہیں کوئی ڈر اور خطرہ نہ ہوگا؟! ﴿١٤٧﴾ یعنی بانگوں اور جاری چشموں میں۔ ﴿١٤٨﴾ اور ان کھیتوں اور کھجوروں میں جن کے پھل نرم اور پکے ہیں۔ ﴿١٤٩﴾ اور تم گھر بنانے کے لیے پہاڑوں کو کاٹنے ہو جن میں تم رہتے ہو اور تم اس سنگ تراشی کے ماہر ہو۔ ﴿١٥٠﴾ تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمہیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔ ﴿١٥١﴾ گناہوں میں پڑ کر خود اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کی اطاعت نہ کرو۔ ﴿١٥٢﴾ جو گناہ پھیلا کر زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا التزام کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ ﴿١٥٣﴾ ان کی قوم نے ان سے کہا: تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر بار بار جادو کیا گیا ہو اور اس جادو نے ان کی عقلوں پر غلبہ پا کر انہیں ختم کر دیا ہو۔ ﴿١٥٤﴾ تم تو بس ہماری طرح بشر ہو۔ تمہیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں کہ تم رسول بنو، لہذا تم اگر اپنے رسول ہونے کے دعوے میں سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ جو اس بات کی دلیل ہو کہ تم واقعی رسول ہو۔ ﴿١٥٥﴾ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک نشانی دی جو کہ ایک اونٹنی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے چٹان سے نکالا، صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ اونٹنی ہے جسے دیکھا اور چھوا جا سکتا ہے۔ پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے

اور ایک مقرر باری تمہاری۔ جس دن تمہاری باری ہوگی، اس دن یہ نہیں پیے گی اور جس دن اس کی باری ہوگی، اس دن تم نہیں پیو گے۔ ﴿١٥٦﴾ اور اسے برے ارادے، یعنی کوچیوں کاٹنے یا مارنے کی نیت سے ہاتھ نہ لگنا اور نہ اس وجہ سے تم پر اللہ کا عذاب آجائے گا جس کے ذریعے سے وہ ایک بہت بڑے عظیم دن میں، جس میں تم پر آزمائش نازل ہوگی، تمہیں ہلاک کر دے گا۔ ﴿١٥٧﴾ پھر وہ اس کی کوچیوں کاٹنے پر متفق ہو گئے اور ان کے بد بخت ترین آدمی نے اس کی کوچیوں کاٹ دیں، پھر جب انہیں علم ہوا کہ عذاب ہر صورت میں ان پر آنے والا ہے تو وہ اپنے اس اقدام پر چھپتے لیکن عذاب دیکھ کر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ ﴿١٥٨﴾ پھر انہیں اس عذاب نے پکڑ لیا جس کی انہیں دھمکی دی گئی تھی اور وہ زلزلہ اور سخت چنگھاڑ تھی۔ بلاشبہ صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کے مذکورہ قصے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔ ﴿١٥٩﴾ اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿١٦٠﴾ قوم لوط نے اپنے نبی لوط علیہ السلام کو چھلا کر سارے رسولوں ہی کو جھٹلا دیا۔ ﴿١٦١﴾ جب ان سے ان کے نبی بھائی لوط علیہ السلام نے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ اس کے خوف سے شرک چھوڑ دو؟! ﴿١٦٢﴾ بلاشبہ میں تمہارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ میں پوری امانت داری سے اس کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ ﴿١٦٣﴾ لہذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور میں جس بات کا تمہیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری بات مانو۔ ﴿١٦٤﴾ میں اپنے رب کی طرف سے تمہیں جو تبلیغ کرتا ہوں، اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا ثواب تو صرف اس اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، اس کے سوا کسی کے ذمے نہیں۔ ﴿١٦٥﴾ کیا تم لوگوں میں سے مردوں کے ساتھ بد فعلی کرتے ہو؟! ﴿١٦٦﴾ اللہ تعالیٰ نے تمہارے شہوانی تقاضے پورے کرنے کے لیے تمہاری بیویوں کی جو شرمگاہیں بنائی ہیں، انہیں چھوڑ دیتے ہو؟! بلکہ تم یہ گھناؤنا اور خلاف شریعت کام کر کے اللہ کی حدود کو پامال کرنے والے بن چکے ہو۔

خوائد: ﴿١٦٧﴾ نعمتوں کے ذریعے سے نصیحت اور یاد دہانی سے ایمان کی امید ہوتی ہے اور بندے کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ﴿١٦٨﴾ گناہ ہی زمین میں فسادات کا سبب ہیں۔ ﴿١٦٩﴾ لواط (مردوں سے بد فعلی) فطرت سے انحراف اور بڑا خطرناک گناہ ہے۔

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنْتَهَ يَلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٦﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٧﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٨﴾ فَجَاءَهُ وَاهْلُهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٦٩﴾ إِلَّا عَجُوزَانِ الْغَيْرِينَ ﴿١٧٠﴾ ثُمَّ دَرَسْنَا الْآخِرِينَ ﴿١٧١﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذِرِينَ ﴿١٧٢﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٤﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ كَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿١٧٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٧٩﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨٠﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ أَلْسِنَتِ الْمُسْتَقِيمِينَ ﴿١٨١﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٢﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْحِجْلَةَ الْأُولَىٰ ﴿١٨٣﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَجَّرِينَ ﴿١٨٤﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٥﴾ فَاسْقُطْ عَلَيْنَا كَسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٦﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٧﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابٌ يَوْمَ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٨﴾

9
16
13

﴿١٦٦﴾ ان سے ان کی قوم نے کہا: اے لوط! اگر تو ہمیں اس کام سے منع کرنے اور روکنے ٹوکنے سے باز نہ آیا تو یقیناً ہم ضرور تجھے اور تیرے ساتھیوں کو اپنی اس بستی سے نکال دیں گے۔

﴿١٦٧﴾ لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا: مجھے تمہارے اس کام سے جو تم کرتے ہو، سخت نفرت اور بیزاری ہے۔

﴿١٦٩﴾ انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! ان کے اس برے فعل کی وجہ سے جو عذاب ان پر آنے والا ہے، اس سے مجھے اور میرے گھر والوں کو بچالے۔

﴿١٧٠﴾ سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے تمام اہل خانہ کو نجات بخشی۔

﴿١٧١﴾ سوائے اس کی بیوی کے۔ وہ کافر تھی، اس لیے ہلاک اور تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہوئی۔

﴿١٧٢﴾ پھر جب لوط (علیہ السلام) اور ان کے اہل و عیال بستی (سدوم) سے نکلے تو ان کے بعد ہم نے ان کی باقی قوم کو بری طرح تباہ و برباد کر دیا۔

﴿١٧٣﴾ ہم نے ان پر آسمان سے بارش کی طرح پتھر برسائے۔ سو ان لوگوں کی بارش بہت بری تھی جنھیں لوط (علیہ السلام) اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور خردار کرتے رہے کہ اگر وہ اپنی اس بری عادت پر قائم رہے تو ان پر عذاب آجائے گا۔

﴿١٧٤﴾ بلاشبہ قوم لوط کی بے حیائی کی وجہ سے اس پر نازل ہونے والے مذکورہ عذاب میں عبرت پکڑنے والوں کے لیے یقینی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان لانے والی نہ تھی۔

﴿١٧٥﴾ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والوں پر بڑا مہربان ہے۔

﴿١٧٦﴾ گھنے درختوں والی بستی کے باشندوں نے جب اپنے نبی شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا تو انھوں نے گویا سارے رسولوں کو جھٹلایا۔

﴿١٧٧﴾ جب ان سے ان کے نبی شعیب (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں کہ اس کے خوف سے شرک کرنا چھوڑ دو؟!

﴿١٧٨﴾ بلاشبہ میں تمہارا رسول ہوں۔ اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ میں امانت داری سے اس کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہوں۔ جس بات کی تبلیغ کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔

﴿١٧٩﴾ لہذا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور جس بات کا میں تمہیں حکم دوں اور جس سے منع کروں، اس میں میری اطاعت کرو۔

﴿١٨٠﴾ میں تمہیں اپنے رب کی طرف سے جو بتاتا ہوں، اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ میرا اجر تو اب صرف اللہ کے ذمے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے، کسی دوسرے کے ذمے نہیں۔ ﴿١٨١﴾ جب لوگوں کو کوئی چیز پہنچو تو ماپ پورا پورا دو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جو لوگوں کو نیچے وقت ماپ میں کمی کرتے ہیں۔ ﴿١٨٢﴾ اور جب دوسروں کو وزن کر کے دو تو سیدھی اور صحیح ترازو سے تول کر دو۔ ﴿١٨٣﴾ لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو اور نافرمانیوں کا ارتکاب کر کے بے باکی سے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ ﴿١٨٤﴾ ڈرو اس ذات سے جس نے تمہیں پیدا کیا اور سابقہ امتوں کو بھی پیدا کیا کہ کہیں وہ تم پر اپنا عذاب ہی نازل نہ کر دے۔ ﴿١٨٥﴾ قوم شعیب نے شعیب (علیہ السلام) سے کہا: تو تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر بار بار جادو ہوا ہوتی ہے یہ جادو تیری عقل پر پوری طرح چھا گیا اور اس نے اسے ختم کر دیا ہے۔ ﴿١٨٦﴾ اور تو تو ہماری طرح بشر ہے۔ تجھے ہم پر کوئی درجہ حاصل نہیں، پھر تو رسول کیسے بن گیا؟ ہم تو تجھے تیرے رسول ہونے کے دعوے میں جھوٹا ہی خیال کرتے ہیں۔ ﴿١٨٧﴾ اور اگر تو اپنے اس دعوے میں سچا ہے تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ ﴿١٨٨﴾ شعیب (علیہ السلام) نے ان سے کہا: جو شرک اور نافرمانیاں تم کرتے ہو، میرا رب انھیں خوب جانتا ہے۔ تمہارے اعمال کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ ﴿١٨٩﴾ چونکہ وہ اسے جھٹلانے پر اڑے رہے تو انھیں بڑے عذاب نے اس طرح دو چاکر شدید گرمی والے دن کے بعد بدل

نے ان پر سزا کیا جس نے ان پر آگ برسائی تو اس نے انھیں جلا کر رکھ کر دکھایا۔ بلاشبہ ان کی ہلاکت کا دن انتہائی ہولناک تھا۔

خواتم: اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے لیے یہ بہت بڑی آزمائش ہے کہ اس کے گھر والے کافر یا گناہ گار ہوں۔ ایمان کے بغیر محض زمینی (دنیاوی) تعلقات نزول عذاب کے وقت کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ ناپ پورا پورا دینا فرض ہے اور ڈنڈی مارنا حرام ہے۔

اِن فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةٌ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۰ وَاِنَّ رَبَّكَ
 لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۱۹۱ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلٌ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۹۲ نَزَلَ بِهٖ
 الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝۱۹۳ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنذِرِيْنَ ۝۱۹۴ بِلِسٰنٍ
 عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝۱۹۵ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۹۶ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّآيَةٌ اَنْ
 يَّعْلَمَكَ عَلَمُوْا ابْنِيْ اِسْرٰءِيْلَ ۝۱۹۷ وَلَوْ نَزَّلْنٰهٗ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝۱۹۸
 فَقَرَاہٗ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوْا بِهٖ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۹۹ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهٗ فِیْ قُلُوْبِ
 الْمُجْرِمِيْنَ ۝۲۰۰ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی يَرُوْا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۲۰۱ فِیْآيٰتِهِمْ
 بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۰۲ فَيَقُوْلُوْا هٰلَمْ نَحْنُ مُنظَرُوْنَ ۝۲۰۳
 اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۲۰۴ اَفَرءَيْتَ اِنْ مَتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝۲۰۵ ثُمَّ
 جَاءَهُمْ مَا كَانُوْا يُوعَدُوْنَ ۝۲۰۶ مَا غَنٰی عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَسْتَعُوْنَ ۝۲۰۷
 وَمَا هَلْکُنَّا مِنْ قُرْبٰیةٍ اِلَّا هَا مُنذِرُوْنَ ۝۲۰۸ ذِكْرٰی تَشٰوَرْنَا
 ظٰلِمِيْنَ ۝۲۰۹ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهٖ الشَّيْطٰنُ ۝۲۱۰ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا
 يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۲۱۱ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعَزُوْلُوْنَ ۝۲۱۲ فَلَا تَدْعُ مَعَ
 اللّٰهِ الْاٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَدَّبِيْنَ ۝۲۱۳ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
 الْاَقْرَبِيْنَ ۝۲۱۴ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۱۵

375

190) بلاشبہ قوم شعیب کی ہلاکت کے مذکورہ واقعے میں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے یقیناً بہت بڑی عبرت ہے۔ ان کی اکثریت ایمان دار نہیں تھی۔

191) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب ہی سب پر غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے بدلہ لیتا ہے اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔

192) بلاشبہ محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا یہ قرآن، تمام مخلوقات کے رب کا اتارا ہوا ہے۔

193) جسے جبریل امین علیہ السلام لے کر اترے۔

194) اے رسول (ﷺ)! وہ اسے لے کر آپ کے دل پر نازل ہوا تاکہ آپ بھی ان رسولوں میں سے ہوں جو لوگوں کو خبردار کرتے رہے اور انہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔

195) جسے وہ صاف اور واضح عربی زبان میں لے کر آیا۔

196) اور بلاشبہ اس قرآن کا تذکرہ اگلے نبیوں کی کتابوں میں بھی ہے۔ سابقہ آسمانی کتابوں نے اس کی بشارت دی ہے۔

197) کیا آپ کو جھٹلانے والے ان لوگوں کے لیے آپ کی سچائی کی یہ عظیم نشانی کافی نہیں کہ آپ پر نازل ہونے والے اس کلام کی حقیقت بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں، جیسے عبد اللہ بن سلام۔

198) اگر ہم یہ قرآن عمیوں کے کسی فرد پر نازل کرتے جو عربی زبان نہیں بولتے۔

199) پھر وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو بھی وہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے کیونکہ وہ ضرور کہتے: ہمیں اس کی سمجھ ہی نہیں آتی، لہذا انہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوا۔

200) اسی طرح انکار اور کفر ہم نے مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

201) وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں، اپنے کفر کو چھوڑیں گے نہ ایمان لائیں گے۔

202) اور وہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا اور اتنا اچانک آئے

گا کہ انھیں اس کے آنے کی خبر تک نہ ہوگی۔ 203) جب یہ عذاب ان پر اچانک آجائے گا تو وہ شدید حسرت کے مارے کہیں گے: کیا ہمیں مہلت ملے گی کہ ہم اللہ کے حضور توبہ کر لیں؟

204) کیا یہ کافر ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہتے ہیں: ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے حتیٰ کہ تو اپنے خیال کے مطابق ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے؟ 205) اے رسول (ﷺ)! اچھا آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان کافروں کو جو آپ کے لائے ہوئے کلام پر ایمان لانے سے منہ پھیرنے والے ہیں، اگر ہم ایک لمبی مدت کے لیے نعمتوں سے فائدہ اٹھانے

دیں۔ 206) پھر نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والے اس دور کے بعد ان پر وہی عذاب آجائے جس سے یہ ڈرائے دھمکائے جاتے تھے۔ 207) دنیا میں جن نعمتوں سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں، وہ ان کے کس کام کی؟! یقیناً یہ ساری نعمتیں ختم ہو جائیں گی اور انہیں کوئی فائدہ نہ دیں گی۔ 208) ہم نے کسی امت کو اس وقت تک ہلاک اور تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے اس پر حجت قائم نہیں کر لی۔ 209) انہیں وعظ و نصیحت کے لیے، ہم نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل کر کے ان پر حجت قائم کرنے کے بعد انہیں عذاب دے کر ان پر ظلم نہیں کیا۔

210) اس قرآن کو رسول اکرم (ﷺ) کے دل پر شیطین لے کر نہیں اترے۔ 211) نہ ان کا اسے آپ کے دل پر لے کر اترنا صحیح ہے اور نہ انہیں اس کی طاقت ہے۔ 212) اور انہیں اس کی طاقت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ انہیں آسمان کی نزول قرآن والی جگہ سے دور کر دیا گیا ہے، تو وہ کیسے وہاں پہنچ سکتے ہیں اور اسے لے کر نازل ہو سکتے ہیں؟! 213) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو شریک کر کے اس کی عبادت نہ کرو ورنہ اس وجہ سے تم بھی سزا کے حق دار ٹھہرو گے۔ 214) اے رسول (ﷺ)! درجہ بدرجہ اپنی قوم کے قریبی لوگوں کو ڈرائے تاکہ مشرک پر قائم رہنے کی وجہ سے ان پر اللہ کا

عذاب نہ آجائے۔ 215) جو شخص مؤمن بن کر آپ کا پیروکار ہو جائے، اس پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے قول فعل میں اس کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کریں۔

نوائف: ✽ مسلمان کی عربی زبان پر جس قدر گرفت مضبوط ہوگی، اسی قدر قرآن سمجھنا زیادہ آسان ہوگا۔ ✽ انصاف پسند اہل کتاب کے اس اقرار کو کہ ”قرآن اللہ کی طرف سے ہے“ مشرکوں کے خلاف حجت اور دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ✽ کافر دنیا کی جن نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ انہیں مہلت اور ڈھیل کے طور پر دی جاتی ہیں، نہ کہ ان کی عزت افزائی کے لیے۔

✽ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کا اثبات اور اس سے ظلم کی نفی کی گئی ہے۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ
 الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي يَرِيكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِ بَيْنَ
 يَدَيْهِ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢١٩﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢٠﴾
 تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢١﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ كَذِبُونٌ ﴿٢٢٢﴾
 وَالشُّعْرَاءُ يُتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ
 يَهِيمُونَ ﴿٢٢٤﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٥﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا
 ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٢٢٦﴾

سُورَةُ الْحَبْلِ وَفِيهَا ثَلَاثُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 طَس تَف تِلْكَ آيَةُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾ هُدًى وَبُشْرَى
 لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ
 هُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
 زَيَّاتٌ لَهُمْ أَعْمَالُهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخَسَرُونَ ﴿٥﴾

376

﴿٢١٦﴾ پھر اگر یہ لوگ آپ کی نافرمانی کریں اور جس توحید باری تعالیٰ اور اطاعت کا آپ انھیں حکم دیتے ہیں، اس میں آپ کی بات نہ مانیں تو ان سے کہہ دیں: بلاشبہ تم جو شرک اور نافرمانیاں کرتے ہو، میں ان سے بری ہوں۔ ﴿٢١٧﴾ اپنے تمام معاملات میں اس سب سے غالب پر اعتماد کریں جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور ان میں سے جو اس کی طرف رجوع کرے، اس پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿٢١٨﴾ وہ پاک ذات جو آپ کو اس وقت بھی دیکھتی ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ ﴿٢١٩﴾ اور وہ پاک ذات نمازیوں میں آپ کا ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونا بھی دیکھتی ہے۔ آپ جو کام کرتے ہیں یا آپ کے علاوہ جو کوئی کام سرانجام دیتا ہے، اللہ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ ﴿٢٢٠﴾ بلاشبہ آپ اپنی نماز میں جو قرآن پڑھتے اور ذکر کرتے ہیں، اللہ اسے خوب سننے والا اور آپ کی نیت کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ جب انھوں نے یہ خیال کیا کہ شیاطین قرآن لے کر نازل ہوتے ہیں اور یہ کہ محمد ﷺ شاعر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس برے گمان کا رد کرتے ہوئے فرمایا: ﴿٢٢١﴾ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ وہ شیطان کن پر نازل ہوتے ہیں جن کے بارے میں تم گمان کرتے ہو کہ وہ یہ قرآن لے کر اترتے ہیں؟ ﴿٢٢٢﴾ شیطان تو ہر ایک پر لے درجے کے جھوٹے اور گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق کاہن پر اترتے ہیں۔ ﴿٢٢٣﴾ اعلیٰ فرشتوں کی جماعت سے شیطان کوئی ایک آدھی بات چوری چھپے سنتے ہیں اور وہ اپنے کاہن دوستوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں اور کانوں کی اکثریت جھوٹی ہوتی ہے۔ اگر وہ ایک آدھ کلمہ سچا بولیں بھی تو اس کے ساتھ سوجھوٹ ملا لیتے ہیں۔ ﴿٢٢٤﴾ اور شعراء جن کے بارے میں تمہارا خیال ہے کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) ان میں سے ہیں، حالانکہ شعراء کی پیروی تو وہ لوگ کرتے ہیں جو ہدایت اور استقامت کی راہ سے ہٹے ہوتے ہیں، کیونکہ وہی ان کے کہے ہوئے اشعار بیان کرتے ہیں۔ ﴿٢٢٥﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ نے دیکھا نہیں کہ ان کی گمراہی کی علامت یہ ہے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کبھی کسی کی تعریف میں تو کبھی کسی کی مذمت میں اور کبھی کسی دوسرے کام میں

11
36
15

گئے ہوتے ہیں۔ ﴿٢٢٦﴾ اور وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا، حالانکہ انھوں نے وہ کیا ہی نہیں ہوتا۔ ﴿٢٢٧﴾ ہاں، وہ شعراء (اس سے مستثنیٰ ہیں) جو ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے، اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور اللہ کے دشمنوں سے ان کے اس ظلم کا بدلہ لیا جو انھوں نے ان پر کیا، جیسے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ اور جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے بندوں پر زیادتی کر کے خود پر ظلم کیا، وہ بہت جلد جان لیں گے کہ وہ کون سی جگہ لوٹتے ہیں۔ یقیناً وہ جو اب دہی کے عظیم کٹہرے اور کھنڈ حساب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سورۃ النمل، یہ کی سورۃ ہے۔

سورۃ کے بعض مقاصد: اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو بہت بڑی نعمت قرآن مجید، دے کر آپ پر بہت احسان فرمایا، نیز اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کی تبلیغ پر صبر و استقامت سے ڈٹ جانے کا حکم ہے۔ **تفسیر:** ﴿١﴾ ﴿طَس﴾ ان جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۃ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ یہ آیات جو آپ پر اتاری گئی ہیں، یہ قرآن مجید کی اور ایسی واضح کتاب کی آیات ہیں جس میں قسم کا ابہام نہیں۔ جس نے اس میں غور و فکر کیا، وہ جان گیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ ﴿٢﴾ یہ آیات حق کی طرف ہدایت اور ایمانی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری سنانے والی ہیں۔ ﴿٣﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کامل طریقے سے ادا کرتے اور اپنے مالوں کی زکاۃ اس کے شرعی مصارف میں دیتے ہیں اور وہ آخرت کے ثواب و عذاب پر یقین رکھتے ہیں۔ ﴿٤﴾ بلاشبہ کافر جو آخرت اور اس کے ثواب و عذاب پر ایمان نہیں رکھتے، ہم ان کے برے اعمال ان کے لیے سجادیتے ہیں تو وہ ہمیشہ برے کام کرتے رہتے ہیں اور وہ اس طرح حیران و پریشان رہتے ہیں کہ صحیح اور درست راستے کی ہدایت ہی نہیں پاتے۔ ﴿٥﴾ ان مذکورہ صفات والے لوگوں ہی کے لیے دنیا میں قتل اور قید کا برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہی لوگوں میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے جہاں قیامت کے دن وہ خود کو اور اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ کے لیے آگ کا ایندھن بنا کر نقصان میں ڈالیں گے۔

نوائد: ﴿١﴾ قرآن مجید شیطانوں کے اثر و تصرف سے پاک ہے۔ ﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والوں کے لیے نرمی اور شفقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ﴿٣﴾ اچھے اشعار قابل تعریف اور برے اشعار قابل مذمت ہیں۔ ﴿٤﴾ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ٦ إِذْ قَالَ مُوسَى
 لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَاءَ لَيْتُمْ مَنِهَا بَخْبِرٌ أَوْ أَيْتُمْ بِشَهَابٍ مِّنْ
 سَمَاءٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ٧ فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مِّنْ فِي النَّارِ
 مَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٨ يُمُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٩ وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ
 وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَمُوسَى لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَى
 الْمُرْسَلِينَ ١٠ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حَسَبًا بَعْدَ سَوْءِ قَارِنٍ
 عَفْوٍ رَّحِيمٍ ١١ وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضًا مِّنْ
 غَيْرِ سَوْءِ قَارِنٍ تَسْمَعُ آيَاتِ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ كَانُوا
 قَوْمًا فَاسِقِينَ ١٢ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا
 سِحْرٌ مُّبِينٌ ١٣ وَجَحْدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا
 فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ١٤ وَالْقَدْ أَتَيْنَا دَاوُدَ
 سُلَيْمَانَ عَلِمًا وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ
 الْمُؤْمِنِينَ ١٥ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِمْنَا
 مَنُطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ١٦

377

گردن کے ساتھ ہے تو وہ داخل کرنے کے بعد برف کی طرح سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا ایسے نہیں جیسے پھلہری کارنگ ہوتا ہے۔ یہ ان نوشتانیوں میں سے ہے جو تمھاری صداقت کی دلیل ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: 1 ہاتھ - 2 عصا - 3 قحط سالی - 4 پھلوں کی قلت - 5 طوفان - 6 مڈیاں - 7 جوئیں - 8 مینڈک اور 9 خون۔ فرعون اور اس کی قوم کی طرف جاؤ۔ بلاشبہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کر کے اللہ کی اطاعت سے نکلے ہوئے ہیں۔

13 پھر جب ان کے پاس ہماری یہ کھلی اور واضح نشانیاں آگئیں جن کے ساتھ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی امداد کی تو انھوں نے کہا: یہ جو نشانیاں موسیٰ لایا ہے، یہ تو کھلا جادو ہے۔
 14 انھوں نے اپنے ظلم اور حق سے تکبر کرنے اور منہ پھیرنے کی وجہ سے ان واضح نشانوں کا انکار کیا اور انھیں تسلیم نہ کیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ غور کریں کہ اپنے کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین میں فساد پھیلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ یقیناً ہم نے ان سب کو ہلاک اور تباہ و برباد کر دیا۔
 15 ہم نے یقیناً داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو علم دے رکھا تھا اور اس میں پرندوں کا کلام سمجھنے کا علم بھی تھا۔ داود اور سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں نبوت اور علم کے لیے منتخب فرما کر اپنے بے شمار مومن بندوں پر فضیلت بخشی۔

16 سلیمان (علیہ السلام) نبوت، علم اور بادشاہت میں اپنے باپ داود (علیہ السلام) کے وارث ہوئے اور انھوں نے اپنے اور اپنے والد پر ہونے والے اللہ کے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! اللہ نے ہمیں پرندوں کی بولیاں سمجھنے کا علم عطا کیا ہے اور ہمیں ہر وہ چیز عطا کی ہے جو اس نے انبیاء علیہم السلام اور بادشاہوں کو دی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عطا کیا ہے، یقیناً یہ اس کا واضح اور صریح فضل ہے۔

خواتم: اللہ کے ساتھ کفر کرنا اعمال و اقوال میں باطل کی پیروی، شک اور الجھن کا سبب ہے۔
 اللہ پاک نے اپنے رسولوں کو گارٹی دی کہ وہ انھیں ہر شر اور برائی سے حفظ و امان میں رکھے گا۔

6 اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ اپنے اوپر نازل ہونے والا یہ قرآن اس اللہ سے حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تخلیق و تدبیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ ایسا باخبر ہے کہ بندوں کے مفادات کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

7 اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اہلیہ سے کہا: میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں آگ جلانے والے سے عنقریب تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں کہ وہ صحیح راستے کی طرف ہماری راہنمائی کر دے یا تمھارے پاس آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ لے کر آتا ہوں تاکہ تم سردی سے بچنے کے لیے اس سے گرمی حاصل کر لو۔

8 چنانچہ جب وہ آگ والی جگہ پر پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں آواز دی: جو کوئی آگ میں ہے، اسے پاکیزہ اور بابرکت ٹھہرایا گیا ہے اور اس کے آس پاس جو فرشتے ہیں انھیں بھی۔ ہر قسم کی تعظیم تمام جہانوں کے رب کے لیے ہے اور وہ ان صفات سے پاک ہے جو اس کے لائق نہیں اور جنھیں گمراہ لوگ اس سے منسوب کرتے ہیں۔

9 اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں سب پر غالب۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔ میں اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت میں کمال حکمت والا ہوں۔

10 اور اپنا عصا چمکیلا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے حکم کی تعمیل کی، پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے دیکھا کہ وہ عصا حرکت کر رہا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو وہ اس سے بیڑھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اس سے نہ ڈرو، بلاشبہ میرے حضور میں رسول سانپ یا کسی دوسری شے سے ڈرا نہیں کرتے۔

11 لیکن جس نے گناہ کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا، پھر اس کے بعد توبہ کر لی تو میں اسے بے حد بخشنے والا اور اس پر خوب رحم کرنے والا ہوں۔

12 اور تم اپنا ہاتھ اپنی قمیص کے اس کھلے حصے میں داخل کرو جو

﴿17﴾ سلیمان (علیہ السلام) کے سامنے انسانوں، جنوں اور پرندوں پر مشتمل ان کے تمام لشکر جمع کیے گئے اور وہ تمام بڑی ترتیب اور درجہ بندی سے چلائے جا رہے تھے۔

﴿18﴾ پھر جب وہ چلتے چلتے وادی نمل (فلسطین میں ایک وادی کا نام ہے) میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر بے خبری میں تمہیں ہلاک کر دیں، کیونکہ اگر انہیں تمہارا علم ہو تو وہ تمہیں نہیں روندیں گے۔

﴿19﴾ جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کی بات سنی تو اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس دیے اور اپنے پاک رب سے یوں دعا کرنے لگے: اے میرے رب! مجھے توفیق دے اور الہام فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

﴿20﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے پرندوں کو دیکھا بھالا تو انہیں بد نظر نہ آیا۔ انہوں نے کہا: یہ کیا بات ہے کہ میں بد کنوئیں دیکھتا؟ کیا اسے دیکھنے میں میرے سامنے کوئی رکاوٹ آگئی ہے یا وہ واقعی غائب ہے؟

﴿21﴾ پھر جب انہیں اس کی غیر حاضری کا صاف پتا چل گیا تو انہوں نے کہا: میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اس کی غیر حاضری پر بطور سزا اسے ذبح ہی کر دوں گا یا پھر وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے جس سے اس کے غیر حاضر ہونے کا عذر ثابت ہو۔

﴿22﴾ پھر بد بزدل زیادہ دیر غائب نہ رہا اور جب آیا تو سلیمان (علیہ السلام) سے کہا: میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کا آپ کو علم ہی نہیں۔ میں اہل سبکی ایک غیر مشکوک سچی خبر لایا ہوں۔

﴿23﴾ بلاشبہ میں نے وہاں پایا کہ ایک عورت ان پر حکمرانی کرتی ہے اور اسے قوت و طاقت اور بادشاہت کے تمام وسائل عطا کیے

وَحِشْرَ لِسْلِيمَانَ جُنُودَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَمِمَّنْ يُوْزَعُونَ
حَتَّى إِذْ اتَّوَعَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا
مَسْكِنَكُمْ لَا يَحْطِبَنَّكُمْ سَلِيمٌ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ
الطَّيْرُ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدَىٰ أَمْ كَانُ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾
لَأَعَدِّبَنَّكَ إِذْ أَبَسَّ بِدَاؤِ الْأَوْلِيَاءِ الَّتِي بَسُلْطَنُ
مِثْلٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ مَحْطُ بِهِ وَ
جِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَبْلُغُهُمْ
وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّ هُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهَلْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾ أَلَا يَسْجُدُونَ لِلَّهِ
الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ
وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾ أَلَمْ يَلِكْ أَلَمْ يَلِكْ أَلَمْ يَلِكْ أَلَمْ يَلِكْ أَلَمْ يَلِكْ أَلَمْ يَلِكْ

گئے ہیں۔ اس کا عظیم تخت ہے جس پر سے وہ اپنی قوم کے معاملات کنٹرول کرتی ہے۔

﴿24﴾ میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کے بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا۔ شرک اور نافرمانیوں کے جن کاموں میں وہ لگے ہوئے ہیں، شیطان نے ان کے لیے خوشنما بنا دیا ہے اور راہ حق سے انہیں پھیر دیا ہے، لہذا وہ اس کی ہدایت نہیں پاتے۔

﴿25﴾ شیطان نے ان کے لیے شرک اور نافرمانی والے اعمال خوشنما کر دیے ہیں تاکہ وہ اکیلے اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمان میں چھپی بارش برساتا ہے اور زمین میں چھپی نباتات بھی ظاہر کرتا ہے اور تم جن اعمال کو ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو، وہ سب کو جانتا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

﴿26﴾ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

فوائد: ✽ مسکرا نا باوقار لوگوں کی ہنسی ہے۔

✽ انبیاء و صالحین کا اپنے رب کے ساتھ یہ ادب ہے کہ وہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

✽ نیک لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی طرف سے خود ہی کوئی عذر پیش کر دینا چاہیے (کہ ہو سکتا ہے اس وجہ سے انہوں نے یہ کام کیا یا نہ کیا ہو۔)

✽ رعایا کے معاملات چلانے کا انداز یہ ہونا چاہیے کہ جو سزا کا حقدار ہو، اسے سزا دی جائے اور کسی کا معقول عذر ہو تو اسے قبول کیا جائے۔

✽ بعض اوقات چھوٹوں کے پاس ایسا علم ہوتا ہے جو بڑوں کے پاس نہیں ہوتا۔

✽ بددعا کا اہل سبکی شرک و کفر پر تنقید کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ایمان تمام مخلوقات میں فطری ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾ اِذْ هَبُ سَكِيْتِي
 هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَاَنْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ
 يَا أَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ اِنِّي الْغٰیۤ اِلَى كِتٰبٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٩﴾ اِنَّهُۥ مِنْ سَلِيْمٍ وَاِنَّهُۥ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَا تَعْلَمُوْا عَلٰی وَاَنْتَوْنِیْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾
 قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَفْتَوْنِيْ فِیْ اَمْرِیْ مَا كُنْتُ قٰطِعَةً اَمْرًا
 حَتّٰی تَشْهَدُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا اِنَّحُنَّ اَوْلٰٓءُ نَحْنُ وَاَوْلٰٓءُ اٰبَآئِ سَدِيْدِيْهِ
 وَاَلْاَمْرُ اِلَيْكَ فَاَنْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
 اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعْزٰةَ اَهْلِهَا اِذْلَةً وَّو
 كٰذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدٰیةٍ فَنظُرَةٌ اِیْمًا
 یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سَلِيْمٌ قَالَ اَتَيْدُوْنِیْ بِمَالٍ فَمَا
 اٰتٰنِیَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّمَّا اَتٰنُكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدٰیةِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ
 اِلَيْهِمْ فَلَمَّا تَبَيَّنَّ لَهُمْ یُجٰوِدُ لِقَبْلِ لَّهُمْ بِهَا وَاَنْخَرَجَتْهُم مِّنْهَا
 اِذْلَةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّمَا بَايَعْتُنِيْ بِعَرَسِهَا
 قَبْلَ اَنْ یَّآتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عَفْرٰتٌ مِّنَ الْجَنِّ اَنَا اَتَيْتُكَ
 بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوٰیۤ اٰمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

﴿27﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے ہمد سے کہا: اب ہم دیکھیں گے کہ تو اپنے دعوے میں سچا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

﴿28﴾ پھر سلیمان (علیہ السلام) نے ایک خط لکھا اور ہمد کو دے کر اس سے کہا: میرا یہ خط لے جا اور اہل سبہ کی طرف پھینک کر ان کے حوالے کر دے اور ان کے پاس سے ایک طرف ہٹ آ جہاں سے تو سن سکے کہ وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

﴿29﴾ ملکہ نے وہ خط وصول کیا اور کہنے لگی: اے سردارو! بلاشبہ میری طرف ایک عزت والا عظیم خط ڈالا گیا ہے۔

﴿30﴾ اس بھیجے گئے خط کا مضمون یہ ہے کہ یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہو رہا ہے۔

﴿31﴾ یہ کہ تم تکبر نہ کرو اور جس تو حید الہی کو اختیار کرنے کی اور شرک کو چھوڑنے کی، جو تم اللہ کے ساتھ سورج کی پوجا کر کے کرتے ہو، میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں، اسے تسلیم کرتے ہوئے فرمانبردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔

﴿32﴾ ملکہ نے کہا: اے رئیس زادو اور سردارو! میرے اس معاملے میں مجھے درست مشورہ دو۔ میں تمہاری موجودگی اور رائے کے اظہار کے بغیر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

﴿33﴾ اس کی قوم کے معززین نے اس سے کہا: ہم بہت بڑی طاقت و قوت والے اور سخت جنگجو ہیں۔ آگے آپ کو اختیار ہے۔ آپ خود ہی دیکھ لیں کہ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ ہم اس کے نفاذ پر پوری طرح قادر ہیں۔

﴿34﴾ ملکہ نے کہا: بلاشبہ بادشاہ جب کسی ہستی پر حملہ آور ہو کر اس میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ کر کے اسے اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں جبکہ اس سے پہلے وہ عزت و وقار کے ساتھ رہ رہے ہوتے ہیں۔ بادشاہ جب کسی ہستی پر غالب آتے ہیں تو ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہیں تاکہ لوگوں پر رعب ڈال کر اپنی دھاک بٹھائیں۔

﴿35﴾ میں خط بھیجنے والے کو اور اس کی قوم کو ایک ہدیہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ ہدیہ بھیجنے کے بعد قاصد کیا جواب لے کر آتے ہیں۔

﴿36﴾ چنانچہ جب ملکہ کا قاصد اور اس کے دیگر ہمراہی ہدیہ لے کر سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو انھوں نے اس تحفے پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو تاکہ مجھے خود پر حملہ کرنے سے روک سکو؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو نبوت، بادشاہت اور مال عطا کیا ہے، وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، بلکہ دنیا کے اس ساز و سامان کے تحائف سے تم لوگ ہی خوش ہوتے ہو۔

﴿37﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے ملکہ کے قاصد سے کہا: جو تحائف تم لائے ہو، ان کے پاس واپس لے جاؤ۔ ہم ملکہ کے اور اس کی قوم کے مقابلے میں ایسے لشکر لائیں گے جن کا سامنا کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی۔ اگر وہ تابع بن کر میرے پاس نہ آئے تو ہم ان کی عزت خاک میں ملائیں گے اور انھیں ذلیل و رسوا کر کے سب سے نکال دیں گے۔

﴿38﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی سلطنت کے سرکردہ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے سردارو! ان کے فرماں بردار بن کر میرے پاس آنے سے پہلے ملکہ کا شاہی تخت تم میں سے کون میرے پاس لائے گا؟

﴿39﴾ ایک سرکش جن نے یہ کہتے ہوئے ان کو جواب دیا: آپ کے اپنی اس مجلس سے جس میں آپ موجود ہیں، اٹھنے سے پہلے پہلے میں اس کا تخت آپ کے پاس لا دیتا ہوں۔ یقین ماننے کے میں اس کے اٹھانے پر پوری طرح قادر ہوں اور اس میں جو کچھ ہے، اس پر امانت دار بھی ہوں، میں اس میں کسی چیز کی کمی نہیں کروں گا۔

فوائد: جس پر کوئی الزام ہو، اس کے بارے میں تحقیق اور اس کے دلائل کی جانچ پڑتال کرنی چاہیے۔ دشمنوں کی جاسوسی کرنا جائز کام ہے۔

خطوط کا ایک ادب یہ ہے کہ ان کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کیا جائے۔ اہل باطل کے سامنے مومن کی عزت کا اظہار ضروری ہے۔

ایمان کی بنا پر ملنے والی عزت مومن کو دنیا کے مال سے متاثر ہونے سے بچاتی ہے۔

مادی چیزوں پر خوش ہونا اور ان کی طرف جھکنا کافروں کی صفات میں سے ہے۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ
 أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رآه مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ
 هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ؕ أَشْكُرَ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ
 شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ
 كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكَرُوا وَالْهَاعِرُ شَهَا نَنْظُرَ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ
 مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَلْكَذَا
 عَرْشُكَ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ
 كُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ
 فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا قَالَتْ إِنَّهُ
 صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ
 أَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى
 ثَمُودَ إِخَاهُمْ ضَالِحًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ فَآذَاهُمْ فِرْيَنَ
 يُخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
 الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾

3
13
18

380

﴿40﴾ سلیمان (علیہ السلام) کے پاس موجود ایک نیک عالم دین نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا اور اس کے ضمن میں اللہ کا اسم اعظم بھی تھا جس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے: میں اس کا تخت آپ کے آنکھ چھپکنے سے بھی پہلے آپ کے پاس لاسکتا ہوں کہ میں اللہ سے دعا کروں گا اور وہ اسے یہاں لے آئے گا، چنانچہ اس نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی۔ پھر جب سلیمان (علیہ السلام) نے اس کا تخت اپنے سامنے موجود پایا تو کہا: یہ میرے پاک رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں یا ان کی ناشکری کرتا ہوں اور جو اللہ کا شکر ادا کرے، اس کی شکرگزاری کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اللہ تو بے نیاز ہے۔ بندوں کے شکر سے اس کی شان میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ جو اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرے اور ان پر اس کا شکر نہ کرے تو میرا رب ان کی شکرگزاری سے بے نیاز نہایت کرم والا ہے اور اس کی کرم نوازی ہے کہ وہ اپنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والوں پر بھی فضل و کرم کرتا ہے۔

﴿41﴾ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اس کے لیے اس کے تخت کی سابقہ شکل و صورت بدل دو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے تخت کو پچھتی ہے یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی چیزیں پہچاننے کی صلاحیت نہیں رکھتے؟

﴿42﴾ پھر جب سب کی ملکہ سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آئی تو اس سے بطور امتحان پوچھا گیا: کیا یہ تیرے تخت کی طرح ہے؟ تو اس نے سوال کے مطابق جواب دیا: گویا کہ یہ وہی ہے۔ تب سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہی علم دے دیا تھا کیونکہ وہ اس طرح کے امور پر قادر ہے اور ہم تو اللہ کا حکم ماننے والے اور اس کے مطیع و فرمانبردار تھے۔

﴿43﴾ اور اسے اللہ کی توحید سے ان چیزوں نے روک رکھا جن کی وہ اپنی قوم کی پیروی اور تقلید میں اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ یقیناً اس کا تعلق اللہ کے ساتھ کفر کرنے والی قوم کے ساتھ تھا اور وہ بھی ان کی طرح کافر تھی۔

﴿44﴾ اس سے کہا گیا: محل میں داخل ہو جا اور وہ بالکل ہموار لگتا تھا۔ جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پانی سمجھا اور اس میں داخل ہونے کے لیے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: بلاشبہ یہ ایسا محل ہے جس کے فرش پر صاف شفاف شیشے بڑے ہوئے ہیں اور اسے اسلام کی دعوت دی تو ملکہ نے اس دعوت کو یہ کہتے ہوئے قبول کیا: اے میرے رب! بلاشبہ میں نے تیرے ساتھ غیر کی عبادت کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کی مطیع و فرمانبردار بنتی ہوں جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔

﴿45﴾ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ان کے نسبی بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا کہ اکیلے اللہ کی عبادت کرو تو وہ ان کی دعوت کے بعد دو گروہ بن گئے: ایک اہل ایمان کا گروہ اور دوسرا کافروں کا گروہ۔ وہ آپس میں جھگڑنے لگے کہ ان میں سے کون حق پر ہے۔

﴿46﴾ صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم (اللہ کی) رحمت سے پہلے ہی عذاب کی جلدی کیوں مچاتے ہو؟ تم اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش کیوں نہیں مانگتے اس امید پر کہ وہ تم پر رحم کرے۔

❁ فوائد: ❁ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے معاملے میں مومن کا شعور ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔

❁ مد مقابل کی ذہانت کا امتحان لینے کے لیے اس کے ساتھ اس کے مناسب حال معاملہ کرنا چاہیے۔

❁ مد مقابل کو متاثر کرنے کے لیے اس پر اپنی برتری ظاہر کی جاسکتی ہے۔

❁ گناہوں سے استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بہت بڑا سبب ہے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِسَنِّ مَعَكَ قَالَ طَّيَّرَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ
 أَنْتُمْ قَوْمٌ تَفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ
 فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصِلِحُونَ ﴿٤٨﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ لِنَبِيِّنَا
 أَهْلَةً ثُمَّ لَنْقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾
 وَمَكْرُؤًا مَكَرًا وَمَكْرَنَا مَكَرًا وَأَهُمْ لَأَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَاَنْظُرْ كَيْفَ
 كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَا دَمَرْنَهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ
 بَيُوتُهُمْ خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾
 وَأَنْجَبْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ طَإِذُ قَالَ
 لِقَوْمِهِ أَنَا تُوتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَيْنَكُمْ
 لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
 تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُو آلَ
 لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَبْنَاهُ وَ
 أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾ وَأَمْطَرْنَا
 عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَنَسَاءً مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ
 عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا يَشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

﴿٤٧﴾ ان کی قوم نے حق سے سرکشی کرتے ہوئے ان سے کہا: ہم نے تجھ سے اور تجھ پر ایمان لانے والوں سے بدشگونی لی ہے۔ صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا: تم آنے والی مصیبتوں پر جو پرندوں کو ڈانٹ کر اڑاتے اور شگون لینے ہو تو اللہ کو اس کا علم ہے اور اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ تمہیں خیر میں وسعت عطا کرے اور شر میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔

﴿٤٨﴾ اور حجر شہر میں نو آدمی تھے جو کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے زمین (شہر) میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور وہاں ایمان اور نیک اعمال کے ذریعے سے اصلاح نہیں کرتے تھے۔

﴿٤٩﴾ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم میں سے ہر ایک اللہ کے نام کی پختہ قسم کھائے کہ ہم ضرور کسی رات اچانک صالح (علیہ السلام) کے گھر میں گھسینگے اور اسے اور اس کے اہل خانہ کو قتل کر دیں گے، پھر ہم اس کے خون کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم صالح (علیہ السلام) اور اس کے گھر والوں کے قتل کیے جانے کے وقت موجود نہ تھے اور ہم اپنی اس بات میں بالکل سچے ہیں۔

﴿٥٠﴾ انھوں نے صالح (علیہ السلام) اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی خفیہ سازش کی اور ہم نے اس کی مدد کرنے، اسے ان کے مکے سے بچانے اور اس کی کافر قوم کو ہلاک کرنے کی مضبوط منصوبہ بندی کی اور وہ اسے جانتے ہی نہ تھے۔

﴿٥١﴾ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ غور کریں کہ ان کے کمر و فریب اور سازش کا کیا انجام ہوا؟ بلاشبہ ہم نے ان پر اپنا عذاب نازل کر کے انھیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا تو وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

﴿٥٢﴾ تو یہ ہیں ان کے مکانات جن کی دیواریں ان کی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور ان میں بسنے والے اپنے ظلم کی وجہ سے ان میں نہیں ہیں۔ بلاشبہ ان کے ظلم کی وجہ سے جو عذاب ان پر آیا، وہ ایمان والوں کے لیے نہایت سبق آموز ہے۔ سو وہی ہیں جو ان آیات سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

﴿٥٣﴾ قوم صالح میں سے اللہ پر ایمان لانے والوں کو ہم نے بچا لیا اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے تھے۔

﴿٥٤﴾ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ لوط (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے، جب انھوں نے اپنی قوم کو ڈانٹتے ہوئے اور ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم علانیہ اپنی مجلسوں میں لواطت جیسی گھٹیا حرکت کرتے ہو جبکہ تم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہو تو ہو؟ ﴿٥٥﴾ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کی غرض سے آتے ہو؟ تم پاکدامنی کا ارادہ رکھتے ہو نہ اولاد کی طلب کا، بس جانوروں کی طرح محض شہوت کی تکمیل تمہارا مقصود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم ان چیزوں کے معاملے میں جاہل قوم ہو جو ایمان، پاکیزگی اور گناہوں سے دور رہنے کی صورت میں تم پر واجب ہیں۔

﴿٥٦﴾ اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ تو ان (اخلاقی) گندگیوں اور نجاستوں سے دور رہ کر بڑے پاک باز بنتے ہیں۔ یہ بات انھوں نے آل لوط کے ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہی جو ان کی اس بے حیائی میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے تھے بلکہ اس گناہ سے انھیں بھی روکتے تھے۔

﴿٥٧﴾ پھر ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو، سوائے اس کی بیوی کے، بچا لیا۔ اس فیصلہ تو ہم کر چکے تھے کہ وہ عذاب کا شکار ہونے والوں میں پیچھے رہے گی تاکہ وہ تباہ و برباد ہونے والوں میں شامل ہو۔ ﴿٥٨﴾ ہم نے ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی اور یہ بارش ان لوگوں کے لیے نہایت بری اور ہلاک کر دینے والی تھی جنہیں عذاب سے ڈرایا گیا اور انھوں نے بات نہ مانی۔ ﴿٥٩﴾ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کہہ دیں: اللہ کی نعمتوں پر ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کی طرف سے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں کے لیے اس عذاب سے امان ہے جو قوم لوط اور قوم صالح کو دیا گیا۔ کیا وہ اللہ محبوب و برحق بہتر ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے یا وہ معبود جن کی مشرک عبادت کرتے ہیں اور وہ کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں! ﴿٦٠﴾

نوائد: ﴿٦٠﴾ افراد یا اشیاء سے بدشگونی لینا مومنوں کی صفات میں سے نہیں۔ ﴿٦١﴾ شرکے کام میں ایک دوسرے سے تعاون اور اہل حق سے مکرو فریب کا انجام نہایت برا ہے۔ ﴿٦٢﴾ علانیہ گناہ کرنا چھپ کر گناہ کرنے سے بہت زیادہ برا ہے۔ ﴿٦٣﴾ گناہ گار اور فاسق و فاجر لوگوں کو روکنا ٹوکنا اور ان پر تنقید کرنا واجب ہے۔ ﴿٦٤﴾ اہل باطل کے گرد جب حق کے دلائل گھیرا تنگ کر دیتے ہیں تو وہ شدت پسندی پر اتر آتے ہیں۔ ﴿٦٥﴾ ایمان کے بغیر رشتہ ازدواج (خاوند بیوی کا رشتہ) بھی قیامت کے دن فائدہ نہ دے گا۔